عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۴ تا ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۲۱

خلافت فاروقی میں عدل وانصاف

اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف

غیر مسلموں کو دعوت اسلام

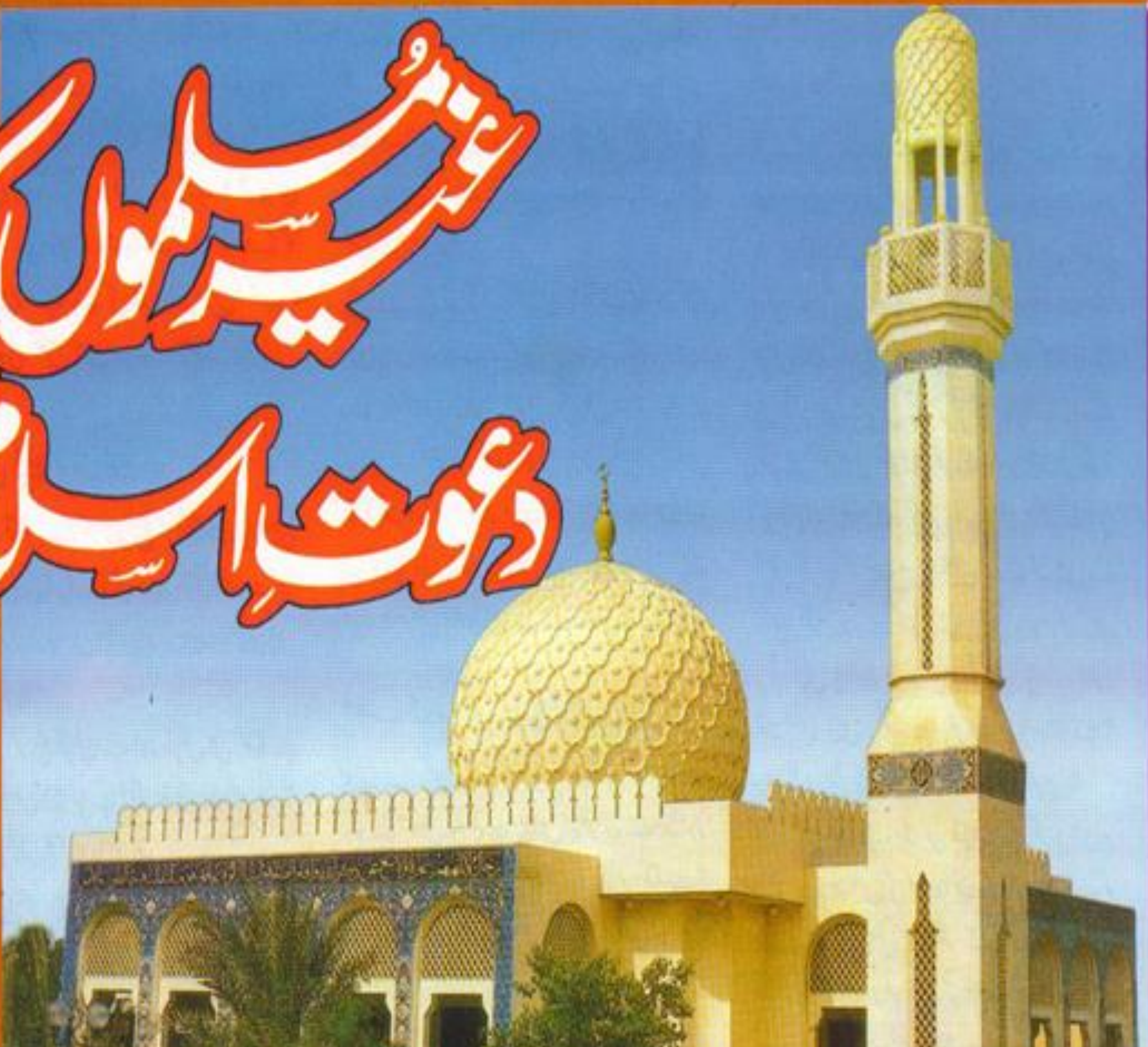

جنوبی افریقہ میں علمائے کرام کا قابل تقلید کردار

قیمت: ۵ روپے

(اقبال جہاں' کراچی)

س: میں نے آپ سے سوال پوچھا تھا کہ لفظ آزاد بھی طلاق کی طرح حتمی ہے یا اس میں نیت یا شک کی گنجائش ہے' آپ نے جواب دیا تھا کہ طلاق کے مطالبہ پر شوہر نے چار دفعہ آزاد ہو طلاق سوچ کر دوں گا کے الفاظ کہے جس سے طلاق واقع ہوگئی' اب مسئلہ یہ ہے کہ شوہر کی عمر ۷۰ سال کے قریب ہے کیا میں انہیں چھوڑ کر بے سہارا کردوں؟ نیز رہائش کا کیا طریقہ اختیار کروں؟

ج: بچوں کے گھر رہیں' وہ آپ کا شوہر ہی نہیں رہا تو یہ سوچنا کہ شوہر بے سہارا ہوجائے گا' غلط ہے بچے اپنے باپ کی خدمت کریں' آپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ (واللہ اعلم)

حج فرض کیلئے قرضہ لینا

س...... قرض لے کر زید حج کرسکتا ہے یا نہیں اور قرضہ دینے والا خوشی سے خود کہتا ہے کہ آپ حج کرنے جائیں میں پیسے دیتا ہوں' بعد میں پیسے دے دینا؟

ج...... اگر حج فرض ہے اور قرض مل سکتا ہے تو ضرور قرض لینا چاہئے' اگر فرض نہ بھی ہو تو بھی قرض لیکر حج کرنا جائز ہے۔

قرض لے کر حج اور عمرہ کرنا

س...... میرا ارادہ عمرہ ادا کرنے کا ہے' میں نے ایک "کمیٹی" ڈالی تھی۔ خیال تھا کہ اس کے پیسے نکل آئیں گے مگر وہ نہیں نکلی' امید ہے آئندہ مہینہ تک نکل آئے گی' میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا میں کسی سے رقم لیکر عمرہ کرسکتا ہوں۔ واپسی پر ادا کردوں گا تو آپ یہ بتایئے کہ قرض حسنہ سے عمرہ ادا ہوسکتا ہے؟

ج...... اگر قرض بہ سہولت ادا ہوجانے کی توقع ہو تو قرض لیکر حج وعمرہ پر جانا صحیح ہے۔

مقروض آدمی کا حج کرنا جائز ہے لیکن قرضہ ادا کرنے کی بھی فکر کرے

س...... ایک صاحب مقروض ہیں لیکن پیسہ آتے ہی بجائے قرضہ واپس کرنے کے وہ پاکستان سے اپنے والدین کو بلاکر ساتھ ہی خود بھی حج کرتے ہیں۔ ایسے حج کرنے کے بارے میں شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... حج تو ہوگیا مگر کسی کا قرضہ ادا نہ کرنا بڑی بری بات ہے۔ کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی مقروض ہوکر دنیا سے جائے اور اتنا مال چھوڑ کر نہ جائے جس سے اس کا قرضہ ادا ہوسکے۔ میت کا قرض جب تک ادا نہ کردیا جائے وہ محبوس رہتا ہے۔ اس لئے ادائے قرض کا اہتمام سب سے اہم ہے۔

غصب شدہ رقم سے حج کرنا

س...... کسی کی ذاتی چیز پر دوسرا آدمی قبضہ کرلے' جس کی قیمت پچاس ہزار روپے ہو اور وہ اس کا مالک بن بیٹھے تو کیا وہ حج کرسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بارے میں کیا فرمان ہے؟

ج...... دوسرے کی چیز پر ناجائز قبضہ کرکے اس کا مالک بن بیٹھنا گناہ کبیرہ اور سنگین جرم ہے۔ ایسا شخص اگر حج پر جائے گا تو حج سے جو فوائد مطلوب ہیں وہ اس کو حاصل نہیں ہوں گے۔ حج پر جانے سے پہلے آدمی کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ اس کے ذمہ جو کسی کا حق واجب ہو اس سے سبکدوش ہوجائے۔ کسی کی امانت اس کے پاس ہو تو اسے واپس کردے۔ کسی کی چیز غصب کررکھی ہو تو اس کو لوٹادے کسی کا حق دبا رکھا ہو تو اس کو ادا کردے' اس کے بغیر اگر حج پر جائے گا تو محض نام کا حج ہوگا حدیث میں ہے کہ ایک شخص دور سے (بیت اللہ کے) سفر پر جاتا ہے' اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں' بدن میل کچیل سے اٹا ہوا ہے' وہ رو رو کر اللہ تعالیٰ کو "یارب' یارب" کہہ کر پکارتا ہے' حالانکہ اس کا کھانا حرام کا' لباس حرام کا' اس کی غذا حرام کی' اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

تحفہ یا رشوت کی رقم سے حج کرنا

س..... مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک مقامی دفتر میں ملازم ہوں' میری آمدنی اتنی نہیں ہے کہ میں اور میری اہلیہ پس انداز کرکے رقم جمع کریں اور حج پر جاسکیں' ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے بلکہ فرض ہے کہ ہم حج فریضہ جلد از جلد ادا کرنا چاہتے ہیں اگر میرے پاس کچھ رقم جمع ہوجائے جو مجھے دفتر میں تھوڑی تھوڑی کرکے بطور تحفہ ملی ہو تو کیا ہم اس میں سے حج پر وہ رقم خرچ کرکے اس فرض کو ادا کرسکتے ہیں؟ یقین جانئے کہ میں نے کبھی حکومت سے کوئی بے ایمانی یا دھوکہ دیکر رقم نہیں لی بلکہ زبردستی رقم دی گئی ہے بطور تحفہ' کیا ایسی رقم سے حج ادا کرنا جائز ہے؟ برائے مہربانی مجھے اس مسئلے سے آگاہ کریں؟

ج...... حج ایک مقدس فریضہ ہے مگر یہ اسی پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ آپ کو جو رقم تحفہ میں ملی ہے اگر آپ ملازم نہ ہوتے کیا تب بھی یہ رقم آپ کو ملتی؟ اگر جواب نفی میں ہے تو یہ تحفہ نہیں رشوت ہے اور اس سے حج کرنا جائز نہیں بلکہ جن لوگوں سے لی گئی ان کو لوٹانا ضروری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۲۱	۱۴ تا ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۷ء	قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- پاکستان کے پچاس سال اور قادیانیت کی ریشہ دوانیاں ۴
- عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام ....(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- نو مسلموں کو دعوت اسلام (حضرت مولانا حافظ مہر محمد) ۹
- جنوبی افریقہ کے علماء کا قابل تقلید کردار (مفتی محمد جمیل خان) ۱۲
- اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف (حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی) ۱۴
- خلافت فاروقی میں عدل و انصاف (ثمینہ شفقت قریشی سہام) ۲۰
- خاتم الانبیاء اور تبلیغ اسلام کے ابتدائی مراحل (حافظ محمد سعید اسعد) ۲۲
- سولہویں ختم نبوت کانفرنس ربوہ...... قرار دادیں (مفتی محمد جمیل خان) ۲۵

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا	۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ	۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات	
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک	۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۳۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
(فون) ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171 737-8199.

ناشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ مزینہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آزادی کے پچاس سال اور قادیانی ریشہ دوانیاں

مرزا طاہر نے چند سال قبل مسلمانوں اور علماء کرام کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور اس نے اپنے مباہلہ کے چیلنج کو دنیا بھر میں مشہور کیا۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے مرزا طاہر کو خط لکھا جو "مرزا طاہر کے جواب میں" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے مرزا طاہر کو خود وقت مقرر کرنے کو کہا۔ اسی طرح دیگر علماء کرام نے مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کا جواب دیا۔ بعض علماء کرام نے مینار پاکستان میں وقت اور تاریخ بھی متعین کی' بعض علماء کرام ہائیڈ پارک میں تاریخ مقرر کر کے پہنچے بھی لیکن مرزا طاہر وقت پر نہیں آیا۔ بلکہ اعلان کیا کہ مباہلہ کیلئے ضروری نہیں ہے کہ فریقین جمع ہوں' بلکہ اپنی اپنی جگہ پر دونوں ایک دوسرے کیلئے بددعائیں کرتے رہیں۔ جھوٹا خود بخود ہلاک ہو جائے گا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ دنیا میں کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو مرزا طاہر صاحب کہتے ہیں کہ یہ عذاب میرے مباہلہ کی وجہ سے آیا ہے' پہلے ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی پر کہا کہ میرے مباہلہ کے نتیجے میں میرا دشمن کتے کی موت مرا۔ حالانکہ بھٹو صاحب کو پھانسی قصوری کے والد کے قتل کے سلسلے میں ہوئی' پھر جنرل ضیاء الحق مرحوم ایک حادثہ میں شہید ہوئے تو مرزا طاہر نے اعلان کر دیا کہ صدر ضیاء الحق میرے مباہلہ کے نتیجے میں ہلاک ہوا۔ حالانکہ صدر ضیاء الحق مرحوم کو غالباً" یہ بھی معلوم نہیں ہو گا کہ مرزا طاہر نے کوئی مباہلہ کا چیلنج دیا ہے لیکن مرزا طاہر کا طریقہ کار اپنے دادا جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی یہی انداز اختیار کیا کسی ملک میں چاند کو گرہن لگا' سورج کو گرہن ہوا یا کوئی طوفان آیا' کہیں زلزلہ آیا' اس کو اپنی نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کیا حالانکہ ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ وہ علماء کرام سے مباہلہ کے نتیجے میں جھوٹا ثابت ہوا۔ حضرت مولانا عبدالحق غزنوی سے مرزا غلام احمد قادیانی نے مباہلہ کیا اور مرزا غلام احمد نے خود کہا کہ فریقین میں سے جو بھی جھوٹا ہو گا دوسرے کی زندگی میں مر جائے گا وہ باطل پر ہو گا اور زندہ رہنے والا حق پر ہو گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۹۰۸ء میں جہنم رسید ہوا۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب اس کے بہت عرصہ بعد تک زندہ رہے اسی طرح کی اور بہت ساری مثالیں ہیں مرزا طاہر کا بھی یہی حال ہے گزشتہ بارہ سال سے انگلینڈ میں بیٹھ کر مرزا طاہر کبھی مباہلہ کا چیلنج دیتا ہے' کبھی دوسرے دعوے اور پیشگوئیاں کرتا ہے لیکن ہر سال وہ دعوے اس طرح جھوٹے ہو جاتے ہیں جیسے کہ اس کے دادا کی نبوت جھوٹی تھی۔ جب روس کی مسلم ریاستیں آزاد ہوئیں تو اس دوران مرزا طاہر نے اعلان کیا کہ بخارا میں قادیانیوں کی مسجد قائم ہو گی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اطلاع ملی' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب' حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب' قاری سعید الرحمٰن' مولانا احمد خان بحرین' مولانا مسعود اظہر (جو اس وقت ہندوستان جیل میں گرفتار ہیں)' حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا پر مشتمل ایک وفد ازبکستان گیا' علماء کرام سے ملاقاتیں کیں' بخارا کے مشیر سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارا ایک افسر لندن سیر کیلئے گیا تھا' اس کو قادیانی گھیر کر لے گئے کہ مسلمانوں کا اجتماع ہے' وہاں انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو مسجد دیں گے آپ آباد کریں' بعد میں پتہ چلا کہ قادیانی ہیں ہم نے ان کو واپس بھگا دیا۔ مرزا طاہر صاحب اس جھوٹی بشارت پر بھی شرمندہ نہیں ہوئے۔ انگلینڈ کے علاوہ بیلجیئم اور جرمنی میں قادیانیوں نے سرگرمیاں شروع کیں۔ وہاں بھی طریقہ کار وہی رہا کہ نوکریوں' اور عورتوں کے ذریعہ دھوکہ دیا جائے۔ اپنے آپ کو مسلمان بنا کر پیش کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان ملکوں میں بھی تعاقب شروع کیا' مولانا مشتاق الرحمٰن نے جرمنی میں قادیانیوں کا تعاقب کیا۔ ۹۶ء میں ختم نبوت کانفرنس میں مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا اللہ وسایا اور ۹۷ء میں مولانا اللہ وسایا' مولانا منظور احمد الحسینی' قاری غلام نبی نے مسلمانوں کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا۔ اسی طرح بیلجیئم میں قاری عبدالحمید کی نگرانی میں کام شروع ہوا۔ ختم نبوت کانفرنسوں کا آغاز کیا گیا۔ الحمدللہ اب ایک عمارت لیکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر' ختم نبوت مسجد اور ختم نبوت سینٹر قائم کر دیا گیا ہے۔ انگلینڈ میں قادیانیوں نے مرکز قائم کر کے پاکستان کو بدنام کرنے کے ساتھ اسلام کے خلاف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ایک مہم شروع کی اور پہلے مغربی ذرائع ابلاغ سے اسلام کے نام پر مرزا طاہر کے خطبات شروع کئے گئے اور ان خطبات کو مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک دعوے کہ اس کی آواز پوری دنیا میں گونجے گی کے حوالے سے اپنے مذہب کی حقانیت کیلئے پیش کیا۔ اس کے بعد ایک چینل سے ایک گھنٹہ لیکر

اسلام کے نام پر اپنی نشریات شروع کیں۔ اور اب ایک مکمل چینل شروع کر کے مسلمانوں کو اسلام کے نام پر قادیانیت سکھانے کی کوشش کی جاری ہے لیکن الحمدللہ مسلمانوں نے اس کو بھی مسترد کردیا۔ اس طرح موجودہ دور کے سب سے تیز ترین اور سستا ترین ذریعہ ابلاغ انٹرنیٹ میں قادیانیوں نے اسلام کے نام پر اپنے آپ کو رجسٹر کرالیا ہے اور اس کے ذریعہ وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ اگر انٹرنیٹ کے ممبر ہیں اور اپنے کمپیوٹر پر آپ اسلام کے نام سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جب آپ اسلام کا نام انٹرنیٹ پر لکھیں گے تو اس میں آپ کو احمدیت کی معلومات ملیں گی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس سلسلے

میں مسلمانوں کو آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے' اس سلسلے میں لندن' ابوظہبی کے مسلمانوں نے قادیانیت کی تردید کے سلسلے میں مواد داخل کیا ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانی صاحب کی کتاب "تحفۂ قادیانیت" اور دیگر کتابوں کو انٹرنیٹ میں کمپوز کردیا گیا ہے لیکن اس سلسلے میں حکومتی سطح پر جس طرح کام کی ضرورت ہے وہ نہیں ہوا۔ ٹی وی چینل کا جہاں تک تعلق ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک دینی اور مذہبی جماعت ہے' اس کی تبلیغ کا دائرہ کار اسلامی اصولوں کے مطابق ہے' ایسی کسی تبلیغ کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی جو اسلامی اصولوں سے متصادم ہو چونکہ علماء پاکستان نے ابھی ٹی وی یا ڈش انٹینا کے جواز کا فتویٰ فراہم نہیں کیا اس بناء پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹی وی کے سلسلے میں اس موقف پر قائم ہے کہ قادیانی جماعت کے باطل ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ ناجائز ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنی تبلیغ کرتی ہے۔ گزشتہ دو سال قبل حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے ۱۰ویں ختم نبوت کانفرنس لندن سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا "مرزا طاہر صاحب! تم اپنی سچائی کیلئے ٹی وی کی تقریر کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہو کہ تمہاری آواز سیٹلائٹ کے ذریعہ تمام ملکوں میں پہنچ رہی ہے تو تمہارے سے زیادہ آواز ایک گانے والی اور گانے والے کی پوری دنیا میں پھیلتی ہے اگر یہی حق کا معیار ہے تو گانے والی تم سے زیادہ حق پر ہے کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ دور تک پہنچتی ہے اور تم سے زیادہ لوگ اس کو پسندیدگی اور خوشی سے سنتے ہیں اور اس شعبہ ٹی وی' ڈش انٹینا اور انٹرنیٹ میں تم سے زیادہ عیسائی مذہب والے آگے اور ترقی یافتہ ہیں' ان کے مذہب کی آواز اس ذریعے سے تم سے زیادہ دور تک سنی جاتی ہے پھر تو عیسائی بھی حق پر ہوئے؟ ٹی وی کے ذریعے تمہاری تبلیغ تمہارے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے' تم بھی جھوٹے اور تمہارا ذریعہ بھی جھوٹا' ہم اس حرام ذریعہ کو اختیار نہیں کریں گے۔ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں' آپ نے بھی غیر اسلامی ذریعے کے ساتھ تبلیغ نہیں کی' ایسی تبلیغ حرام ہے جس میں حرام ذریعہ استعمال کیا جائے' ٹی وی کی حرمت سے متعلق آپ واقعات سے بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں' حضرت اقدس جانشین حضرت کشمیری' مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ' امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو جنرل ضیاء الحق مرحوم نے اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر مقرر فرمایا تھا۔ عیدالاضحی سے قبل اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۹ ذی الحجہ یوم عرفہ کے دن پوری قوم اجتماعی طور پر عہد کرے کہ وہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کا فیصلہ کرے گی۔ اس فیصلے سے صدر ضیاء الحق مرحوم کو مطلع کردیا گیا' انہوں نے اس فیصلہ کو سراہا اور کہا کہ ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے اس کی تشہیر کی جائے' اس میں انہوں نے یہ تجویز دی کہ وہ ۹ ذی الحجہ کو صبح ٹی وی کے ذریعہ حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ پوری قوم سے خطاب کرتے ہوئے ان سے عہد لیں۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے منع کردیا کہ میں ٹی وی کو حرام سمجھتا ہوں اس لئے ٹی وی پر خطاب نہیں کرسکتا۔ صدر ضیاء الحق مرحوم کی جانب سے اصرار ہوا۔ اس پر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سخت خط لکھا اور کہا کہ میں دین کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتا' اگر ہمیں اس طرح غیر دینی کاموں پر مجبور کیا گیا تو ہم کسی صورت میں ایسی نظریاتی کونسل میں بیٹھنے کے لئے تیار نہیں' بعض لوگ روایت کرتے ہیں کہ اس صدمہ کی وجہ سے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ پر دل کا دورہ پڑا اور آپ اس میں جاں بحق ہوگئے' اسی طرح ایک مرتبہ جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ کی دعوت پر صدر ضیاء الحق مرحوم نے دارالعلوم کراچی آنے کی دعوت قبول کی۔ تاریخ وغیرہ مقرر ہوگئی تاریخ سے چند دن قبل سیکورٹی وغیرہ والے آئے حفاظتی اقدامات کئے گئے اس ضمن میں ٹی وی اور ریڈیو وغیرہ کی ٹیمیں آئیں اور اپنے انتظامات کرنے لگیں۔ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے ان کو واضح طور پر منع کردیا کہ فوٹو گرافی اور ٹی وی کیمروں کے استعمال کی اجازت نہیں ہوگی ٹی وی والوں نے کہا کہ ایسا ممکن نہیں کہ صدر ضیاء الحق دورہ کریں اور ٹی وی رپورٹ نہ بنے' ہم نے خبریں نشر کرنی ہیں۔ مولانا تقی صاحب نے کہا اسلام میں ایسا نہیں ہوگا' آپ صدر صاحب سے کہہ دیں کہ دورہ منسوخ کردیں' ہم ایک دورہ کیلئے حرام کام کی اجازت نہیں دے سکتے۔ بہت بحث ومباحثہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری نوکریاں ختم ہوجائیں گی' مولانا تقی صاحب نے کہا' اس کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔ بہرحال صدر ضیاء الحق کا دورہ ہوا۔ تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ صدر کسی پروگرام میں آیا اور کوئی تصویر وغیرہ نہیں اتری اور کوئی ٹی وی فلم نہیں بنی۔ اس طرح صدر ضیاء الحق مرحوم نے عارف باللہ جانشین حضرت تھانوی حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی سے درخواست کی کہ ان کے بچوں کا نکاح پڑھا دیں' حضرت ڈاکٹر صاحب نے اس شرط پر منظور فرمایا کہ کوئی فوٹوگرافر اور ٹی وی وغیرہ کی فلم نہیں بنے گی۔ نکاح میں بڑی دعوت نہیں ہوگی' کوئی غیر شرعی کام نہیں ہوگا' تمام شرائط کی منظوری پر نکاح پڑھایا۔ صدر ضیاء الحق کے بچوں کی شادی میں فلم نہیں بنی یہ بھی پہلا موقع تھا۔ بہرحال ان واقعات کا مقصد یہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرزا طاہر کی اس غیر شرعی تبلیغ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے لیکن اس کے مقابلے کیلئے غیر شرعی تبلیغ کا ذریعہ اختیار نہیں کرسکتی کہ ڈش انٹینا وغیرہ لیکر عقیدہ ختم نبوت سے متعلق تقاریر کا سلسلہ شروع کردے البتہ دیگر تمام جائز ذرائع ابلاغ کے ذریعہ قادیانیت کی تردید کا سلسلہ جاری رہے گا۔ انشاءاللہ

(.....جاری ہے.....)

قسط نمبر ۴

(مدیر پیغام صلح کے جواب میں)

عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام

پانچواں شبہ : "لتومنن بہ ولتنصرنہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے کہنا چاہئے تھا کہ اب وہ رسول مبعوث ہوگیا ہے اب مجھے نیچے اتار دیجئے کہ میں وہ میثاق پورا کروں..... اللہ تعالیٰ نے عہد لے کر اس عہد کو پورا کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ کی مدد کے لئے نہ بھیجا' آخر کیوں؟"

اس سوال کا جواب یا تو عیسیٰ علیہ السلام دے سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ' کیونکہ یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام پر ہے یا خدا پر۔ اس لئے اس سوال کو قیامت کے دن کے لئے اٹھا رکھئے' وہاں انشاء اللہ ٹھیک ٹھیک جواب مل جائے گا اور اگر مجھ ہی سے اس کا جواب مطلوب ہے تو سنئے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل کئے جانے کا ایک خاص وقت پہلے سے طے شدہ ہے اور وہ ہے قرب قیامت میں خروج دجال کا وقت۔ اس مقررہ وقت سے پہلے ان کے نزول کے کوئی معنی نہیں تھے' نہ وہ یہ احمقانہ سوال کر سکتے تھے کہ مجھے قبل از وقت بھیج دیا جائے' اور نہ کسی کو خدا تعالیٰ سے یہ پوچھنے کا حق ہے کہ اب تک انہیں کیوں نہیں بھیجا۔

مسند احمد اور ابن ماجہ وغیرہ میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ (علی نبینا وعلیہم السلام) سے ہوئی' آپس میں قیامت کا تذکرہ ہونے لگا تو سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ سے دریافت کیا گیا' انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کا نمبر آیا۔ انہوں نے فرمایا "قیامت کے وقوع کا ٹھیک ٹھیک وقت تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں' ہاں! قیامت کے وقوع سے پہلے پہلے میرے رب کا مجھ سے ایک عہد ہے۔ وہ یہ کہ دجال نکلے گا تو میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا۔" الخ (ابن ماجہ ص ۲۹۹' مسند احمد ص ۳۷۵ ج ۱' مستدرک حاکم ص ۴۸۸ ج ۴' فتح

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

الباری ص ۷۹ ج ۱۳' حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس کی تصدیق اور حافظ ابن حجر نے تائید کی ہے) اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کی تشریف آوری کا ایک وقت پہلے سے طے ہو چکا ہے۔

چھٹا شبہ : "عیسائیوں اور یہودیوں کا اختلاف قیامت تک رہے گا تو حضرت عیسیٰ آکر کیا کارنامہ انجام دیں گے"

وہی کارنامہ انجام دیں گے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ ص ۴۹۸ میں ذکر کیا ہے کہ:

"جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام تمام آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔"

اور جسے صحیح حدیث میں **ویہلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام** سے تعبیر فرمایا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا.......

"عیسائیوں اور یہودیوں کا اختلاف قیامت تک رہے گا" اس کا مطلب یہ نہیں کہ قیامت کے صور پھونکنے تک رہے گا۔ بلکہ قرب قیامت تک مراد ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد قرب قیامت کی علامت ہے' لہٰذا ان کے آنے تک اختلاف رہے گا' جب وہ تشریف لائیں گے تو اختلاف ختم ہو جائے گا۔

ساتواں شبہ : "جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک صاحب کتاب نبی آئے گا تو ختم نبوت کی مہر کہاں رہے گی"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو نبوت عطا کی جائے تب تو مہر ختم نبوت ٹوٹ جاتی ہے۔ خواہ وہ صاحب کتاب ہو یا بغیر کتاب کے' تشریعی ہو یا غیر تشریعی' اصلی ہو یا ظلی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام نبی بھی اگر زندہ رہتے اور آپ کی پیروی کرتے تو اس سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ دیکھئے جناب مرزا صاحب اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد تھے (تریاق القلوب ص ۳۷۹) اب اگر وہ اپنے تمام بہن بھائیوں سے پہلے دنیا سے رخصت ہو جاتے تب بھی ان کی

"ختم ولادت" کی مہر نہیں ٹوٹ سکتی تھی۔ ہاں ان کے والدین کے یہاں ان کی ولادت کے بعد کوئی اور بچہ پیدا ہوجاتا تو اس سے ختم ولادت کی مہر ضرور ٹوٹ جاتی۔ ختم نبوت کی مہر کو بھی اسی طرح سمجھ لیجئے۔

آٹھواں شبہ : "اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ رکھنا تھا تو قرآن ان کی زندگی کو صاف صاف بیان کرتا اور وہاں ایسی آیات نہ ہوتیں جن سے کہیں تو حیات ثابت ہوتی ہے اور کہیں ممات اور اس پر مسلمانوں میں اختلاف رونما نہ ہوتا۔"

آنجناب کا یہ شبہ تین دعووں پر مشتمل ہے' اول یہ کہ قرآن نے ان کی زندگی کو صاف صاف بیان نہیں کیا' دوم یہ کہ اس مسئلہ میں آیات قرآن میں تعارض ہے' کہیں سے ان کی حیات ثابت ہوتی ہے اور کہیں سے ممات' سوم یہ کہ اس مسئلہ میں مسلمانوں کا اختلاف رہا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ یہ تینوں دعوے قطعی بے بنیاد اور یکسر بے دلیل ہیں' قرآن اور شارح قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے جس صراحت کے ساتھ ان کی حیات اور تشریف آوری کی خبردی ہے اور امت اسلامیہ نے جس تواتر اور تسلسل کے ساتھ اس قرآنی و نبوی پیشگوئی کو لوح قلب پر رقم کیا ہے اس کا حوالہ خود آنجناب کے "مامور و مرسل" سے دلا چکا ہوں' اور اگر آپ کو ان کی شہادت پر اعتماد نہ ہو تو گزشتہ اکابر کی جتنی شہادتیں آپ کہیں پیش کرنے کو حاضر ہوں۔

میرے محترم! فروعی اور اجتہادی مسائل میں اختلاف ہوسکتا ہے اور اسے گوارا بھی کیا جاسکتا ہے' مگر دین کے قطعی و یقینی اور متواتر عقائد میں کتر بیونت ناقابل برداشت ہے۔ کسی عقیدے کے صحیح یا غلط ہونے کا بس ایک ہی معیار ہے کہ وہ سلف صالحین' صحابہ و تابعین' ائمہ مجددین کے مطابق ہے یا اس کے خلاف؟ اگر وہ سلف صالحین سے متواتر چلا آتا ہے تو اسے بغیر کسی حیل و حجت کے ماننا لازم ہے' اگر ایسے قطعی اور متواتر عقیدے کے خلاف کوئی رائے زنی کرتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ مسلمانوں کی راہ سے ہٹ چکا ہے' اس کی عقل زنگ خوردہ اور اس کی قرآن فہمی زیغ آلود ہے۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام کی قطعیت پر مرزا صاحب کی یہ عبارت آپ پڑھ چکے ہیں: "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجے کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کرلیا ہے" پہلے عریضے میں اس کے تحت میں نے جو نوٹ لکھا ہے اسے ایک بار پھر بطور خاص ملاحظہ فرمالیا جائے۔

آنجناب کو غلط فہمی ہوئی کہ آپ نے ان لوگوں کی گری پڑی آراء کو "مسلمانوں کا اختلاف" سمجھ لیا جن کے بارے میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"حال کے نیچری جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی باقی نہیں رہی" (ازالہ اوہام ص ۵۵۵)

آپ نے ان نیچریوں کی آراء کو مسلمانوں کے اختلاف سے تعبیر کرتے ہوئے یہ نہیں سوچا کہ بقول مرزا صاحب: "وہ اس قدر متواترات سے انکار کرکے اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔" (ازالہ ص ۵۵۶)

میرے محترم! دینی عقائد میں ملاحدہ اور زنادقہ کی آراء کا اعتبار نہیں' نہ ان کا اختلاف کسی عقیدے کی قطعیت پر خاک ڈال سکتا ہے' میں عرض کرچکا ہوں کہ امت کے ثقہ و امین اکابر از اول تا آخر حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدے پر متفق رہے ہیں' یہ وہی حضرات ہیں جن کے بارے میں آنجناب خود لکھتے ہیں:

"تاریخ اسلام گواہ ہے کہ آپؐ کے بعد ایسے عظیم المرتبت انسان پیدا ہوئے جنہیں اولیاء اور مجدد کہا جاتا ہے' اور جن کے ذریعہ اپنے اپنے زمانوں میں مسلمانوں میں پیدا ہونے والی خرابیاں دور ہوئیں۔"

کیا ان عظیم المرتبت انسانوں میں بھی اس مسئلہ پر اختلاف ہوا؟ کیا کسی صدی کے مجدد نے اعلان کیا کہ حیات مسیح کا عقیدہ غلط ہے؟ "عسل مصفیٰ" میں مجددین کی فہرست دیکھ لیجئے اور پھر مجھے بتایئے کہ فلاں فلاں اکابر نے اس عقیدے کے غلط ہونے کا اعلان کیا تھا اور میں بفضل خدا پہلی صدی سے لیکر تیرھویں صدی تک کے اکابر کا عقیدہ پیش کرنے کو حاضر ہوں' کیا اس کے بعد بھی آپ اپنی غلط فہمی پر اصرار کرنے میں حق بجانب ہوں گے؟۔

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

●●

Tel: 2624778
معیاری
اسکرین پرنٹنگ اور ایپوکسی کوٹنگ
MS
۱۹۷۵ء سے قائم شدہ
جمعہ اور اتوار تعطیل
محمود آرٹ اسٹوڈیو
دکان نمبر 9 پاک سینٹر
پاکستان چوک کراچی

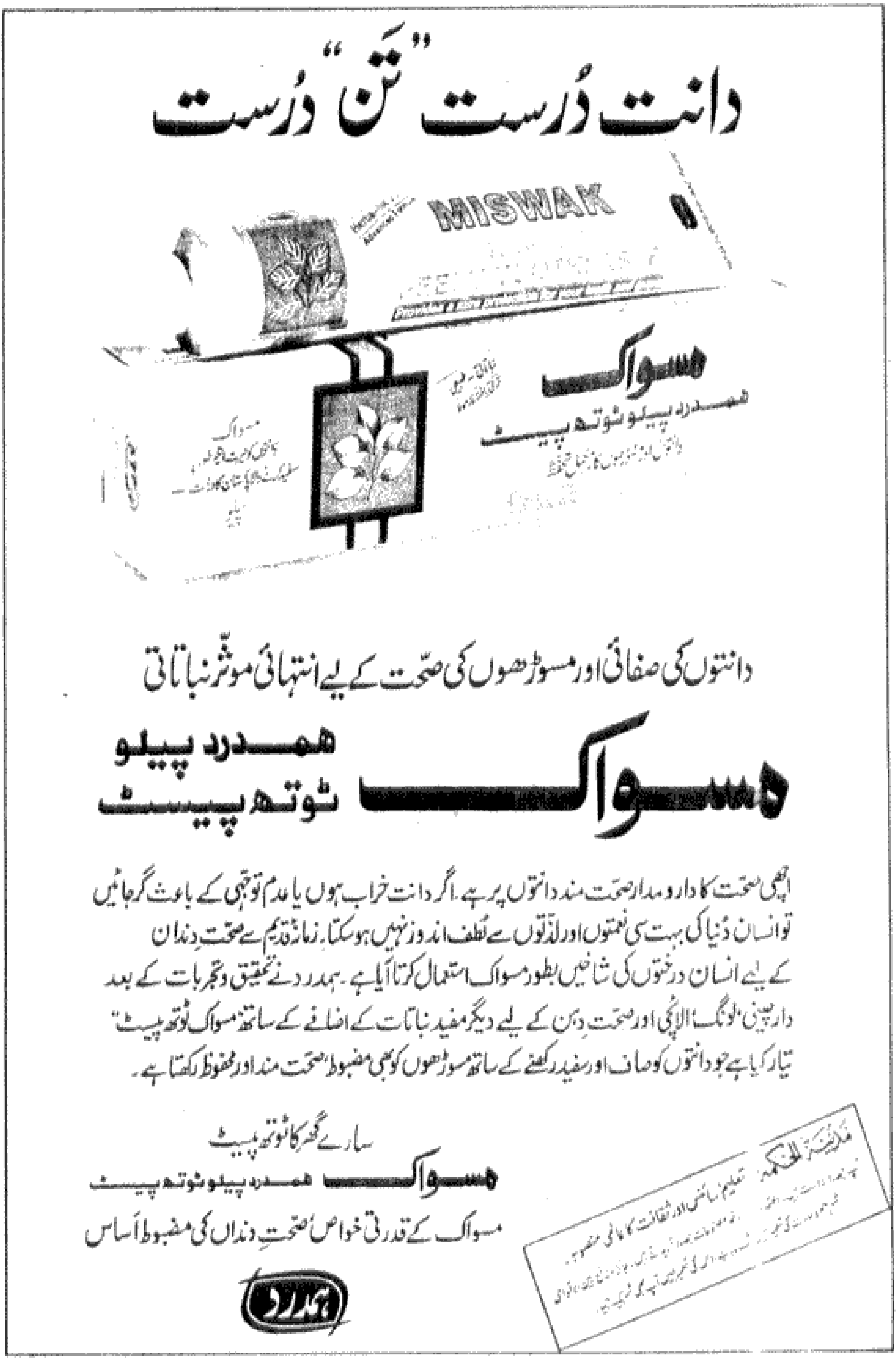

Adarts-HMPT-22/95

از قلم: حضرت مولانا حافظ میر محمد صاحب مدظلہ میانوالی

غیر مسلموں کو دعوت اسلام

۱۔ سوال: کیا اسلامی دنیا نے تہذیب و ثقافت کے حوالے سے دنیا کو عظیم الشان ورثہ دیا ہے؟

جواب: جی ہاں! دنیا میں جو تہذیب و ثقافت' عدل و انصاف' معیشت و عمرانیات اور سیاسی ترقیات نظر آرہی ہیں ان سب کا مبداء اور آغاز قرآن کریم کی تعلیم سے ہوا۔ سب سے پہلے رب العالمین نے پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا:

اقراء باسم ربک الذی خلق ○ خلق الانسان من علق ○ اقراء وربک الاکرم ○ الذی علم بالقلم ○ علم الانسان مالم یعلم ○ (پ ۳۰ العلق)

ترجمہ: "اس رب کا نام لیکر پڑھیے جس نے سب مخلوق بنائی انسان کو جمے ہوئے خون سے بنایا سب سے زیادہ معزز اس اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا اور انسان کو وہ علوم سکھائے جنہیں وہ نہ جانتا تھا"

اس وقت تمام دنیا ظلم و ستم کا شکار اور جہالت کے اندھیروں میں گمشدہ تھی عرب جہلاء قتل و غارت بے حیائی اور فحاشی توہم پرستی کے علاوہ زندہ بچیوں کو قبر میں دفن کردیتے تھے بڑے چھوٹے کی پہچان اور اصول و قانون کی پاسداری نہیں تھی ہر طاقتور کمزور پر مظالم ڈھاتا تھا ان میں حکومت یا تہذیب و ثقافت کا تصور نہ تھا جبکہ اس وقت کی بین الاقوامی کسریٰ (ایران) اور قیصر (روم) جیسی سپر طاقتوں میں باہمی جنگ و جدل کے علاوہ امن و انصاف اور شرف و کمال کی کوئی چیز نہ تھی مظلوم دنیا سے اللہ نے اسی ظلم و ستم کے ازالہ اور عادلانہ انقلاب کیلئے قرآن کریم اور سنت نبوی کے ذریعے مسلم قوم کو اٹھایا تو ظلم سے زبردست مقابلہ کیلئے حوصلہ یوں دلایا:

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (آل عمران پ ۴)

ترجمہ: "کمزور نہ بنو اور غم نہ کرو تم ہی سب پر غالب آؤ گے اور اگر تم ایماندار ہو"

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بشارت سنائی کہ اللہ نے یمن میرے ہاتھوں فتح کردیا کسریٰ اور روم کی حکومت اور خزانے بھی رب العالمین میری امت کے حوالے کردے گا (لشکر فاروق ان کا فاتح ہے) نیز فرمایا میرا دین کوٹھی والے اور جھونپڑی والے (امیر و غریب سب) تک پہنچے گا (امن اتنا ہوگا) کہ دور دراز سے سونے سے لدی ہوئی عورت تنہا مدینہ آئے گی تو اسے بری نگاہ سے کوئی نہ دیکھے گا۔ خلافت راشدہ اور تاریخ اسلام نے یہ سب بشارتیں سچی کردکھائیں۔ سب سے پہلے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی انسانی حقوق میں عملی مساوات اور بے لاگ انصاف کا حجۃ الوداع میں چارٹ دیا۔ سنو! کسی عربی کو عجمی پر گورے کو کالے پر کسی امیر کو غریب پر اور کسی ہاشمی سید کو غیر ہاشمی پر کوئی فضیلت نہیں مگر یہ کہ وہ خدا پرستی اور پرہیزگاری میں اس سے افضل ہوگا یہی کچھ خلافت راشدہ کے بانی امام اول بلافصل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پہلے خطبہ امارت میں فرمایا۔ تمہارا سب سے بڑا طاقتور میرے ہاں سب سے کمزور ہے اور سب سے کمزور بڑا طاقتور ہے میں طاقت ور سے کمزور کو اس کا حق دلا کر رہوں گا۔

یہی عدل و انصاف فاتح کسریٰ و قیصر خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کا تاج درخشاں ہے۔ فرماتے ہیں خدا کی قسم مجھے ڈر ہے کہ فرات کے کنارے اگر کوئی کتا بھوک سے مرجائے تو مجھ سے اس کا مواخذہ نہ ہوجائے (تاریخ اسلام) یہی مساوات اور اسلامی ثقافت مسلمانوں کے امیر ترین اور سخی خلیفہ سوم ذوالنورین حضرت عثمان غنیؓ کا طرہ امتیاز تھا کہ اپنی دولت قرآنی حکم کے مطابق سب رشتہ داروں پر اور قومی خزانہ تمام رعایا پر تقسیم کرتے اور خود سادہ لباس پہنتے اور سادہ کھانا کھاتے ہیں اور رعایا میں زکوۃ لینے والا کوئی نہیں ملتا۔ یہی عدل و قانون کی بالادستی مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰؓ کی پہچان ہے کہ قاضی کے فیصلہ پر اپنی زرہ یہودی کو دے دیتے ہیں اور وہ اسلام کی قانون نوازی دیکھ کر مسلمان ہوجاتا ہے' ایسی خلافت راشدہ اور بعد کی عادل مسلمان حکومتوں کے سایہ عدل میں دنیا کی اقوام نے پناہ لی آج نصف مسلم دنیا اسی کا شاہکار ہے سائنسی اور مادی ترقی اور تہذیب و ثقافت میں مسلمانوں کی خدمات بیسیوں ضخیم عربی انگریزی اردو کتب میں موجود ہیں۔

عہد خلافت راشدہ بنو امیہ بنو عباس اور آل عثمان ترکوں کی تمدنی ترقیات سائنسی ایجادات' عمرانی علوم فلکیات' علم ریاضی' طبیعات حیاتیات' علم جغرافیہ' علم کیمیا' فن تعمیر' خطاطی علم' طب و جراحت' تاریخ نویسی' سیاسی

استحکام میں کمال تاریخ کے اوراق پر ثبت ہے اور مغربی اقوام نے خود مسلمانوں اور عربوں سے یہ علوم حاصل کرکے فنی مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ میڈرڈ یونیورسٹی کی پروفیسر یوروانے اعتراف کیا ہے کہ:

"یورپ پر عربی تمدن کا احسان ہے جس میں مسلمان، عیسائی، یہودی یکساں مستفید ہوتے تھے انہوں نے بتایا کہ لوگ اب اس حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں کہ یورپ میں سائنسی اور عمرانی علوم کا سرچشمہ عربی تمدن ہی تھا جس کا اثر موجودہ تہذیب میں بھی پایا جاتا ہے۔"

مورخ پئی فرانسیسی لغت اور ادب کی تاریخ میں لکھتا ہے کہ:

"ہمارے تمام علوم فلسفہ ریاضی ہیئت جہاز رانی آتش گیر مادوں کی ترکیب طب کیمیا کے سلسلے میں عربوں کے ہم پر احسانات ہیں بہت سی چیزوں کے اصل عربی نام تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ اب بھی محفوظ ہیں اور ان کی تعداد اتنی ہے کہ فرانسیسی زبان میں ان کا ایک بڑا مجموعہ تیار ہو سکتا ہے۔" (بحوالہ سیارہ ڈائجسٹ ۱۴ صدیاں ص ۴۱۳)

اب مسلمانوں کی مادی کمی کے بارے میں یہ ضرور کہوں گا کہ مسلمانوں کا اصل مطمع نظر آخرت ہے اور کفار کا صرف ترقی دنیا ہے۔ فرعون و ہامان نمرود و شداد ان باتوں میں ہوشیار اور ترقی یافتہ تھے **وکانوا مستبصرین** عاد و ثمود وغیرہم دنیوی دانشور ہی تھے نیز فرمایا **یعلمون ظاھرا من الحیوۃ الدنیا** یہ لوگ بس ظاہر دنیا کی زندگی ہی جانتے ہیں **وھم عن الآخرۃ ھم غافلون** اور آخرت سے بے خبر ہیں۔

مومنین تو ہر دور میں حسب ضرورت یہ علوم و فنون حاصل کرتے رہے پھر ایک ملعون دشمن اسلام کی انگیخت پر ہلاکو خان تاتاری کے بغداد پر حملے نے مسلمانوں کو مفلوج کردیا اور دریائے دجلہ ان کے خون سے اٹد کر ہر قسم کی دینی ادبی عمرانی اور سائنسی ثقافتی علوم کی کتب کے بہالے گیا پھر عہد صفوی میں ۴۰ لاکھ مسلمانوں کو ذبح کرکے ایران و عراق کو نئی مذہبی اسٹیٹ بنادیا گیا اور اسی دور میں مغلیہ مسلم ہندوستان کی تباہی نادر شاہ درانی کے ہاتھوں ۱۰ لاکھ مسلمانوں کے قتل عام کی شکل میں سامنے آئی تو ان دو حادثات کی وجہ سے مسلمانوں کی عمرانی اور سائنسی علوم کی طرف سے توجہ ہٹ کر باہمی جنگ و جدال میں مرکوز ہوگئی اور ہمارے علوم و فنون پر مغربی اقوام قابض ہوگئیں۔

مسلمان آج بھی اگر اپنے دوست اور دشمن کو پہچان لیں اپنی خودداری اور غیرت و شعور کو بیدار کریں خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور خلافت راشدہ کے نظم و نسق سے ایک مسلم قوم بننے کی کوشش کریں۔ ۵۴ مسلم ممالک اپنی سلامتی کونسل اور متحدہ بلاک بنائیں غیروں کی نقالی اور ان سے بھیک طلبی چھوڑدیں تو یہ تہذیب و تمدن ان کا اپنا گمشدہ ورثہ ہے خود مختاری ان کے قدم چومے گی۔

۲۔ سوال: کیا اسلامی انتہا پسندی ترقی کی راہ میں مشکلات پیدا کررہی ہے؟

جواب: ہرگز نہیں اسلام تو معتدل اور متوازن ہر قوم کیلئے مناسب حال کارآمد اور قابل قبول قواعد و ضوابط کا نام ہے، رب العالمین کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "ظالم و بے انصاف لوگ بن سمجھے اپنی خواہشات کے پیچھے لگے ہیں اسے کون سمجھائے جسے اللہ بھٹکادے ایسوں کا کوئی مددگار نہیں، پس آپ اپنا چہرہ صرف خدا کے دین پر سیدھا رکھیں یہی وہ فطرت اور بناؤ سنگار ہے جس پر اللہ نے سب لوگوں کو بنایا خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں یہی مضبوط دین ہے لیکن اکثر لوگ (اپنی فطرت) نہیں سمجھتے۔" (روم ع ۷ پ ۲۱)

جیسے ننگا کپڑے کا محتاج ہے بھوکا خوراک کا، پیاسا پانی کا، مقیم مکان کا، مسافر سواری کا، مظلوم انصاف کا، جاہل علم کا، اور تھکا ماندہ آرام و نیند کا محتاج ہے یہ اس کی فطرت ہے اس کی اپنی ضروریات کا اس کے خالق نے بصورت اسلام آسان ترین زندگی گزارنے کا بندوبست کردیا ہے مگر اکثر لوگ شیطان یا اس کے پیروکاروں کا اتباع کرتے ہیں اور عیب سے پاک فطری زندگی سے منہ موڑ لیتے ہیں ورنہ اللہ تو ترقی اور بام عروج ہی پسند کرتے ہیں۔ ارشاد ہے

ترجمہ: "اگر وہ توراۃ و انجیل کا (اور اسی طرح اب قرآن و سنت کا) قانون رائج کرتے تو اپنے اوپر (آسمانوں) سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے (آسمان و زمین کے خزانے ان پر کھل جاتے) ان میں کچھ لوگ میانہ رو ہیں اور بہت سے لوگ برے کام کررہے ہیں۔"

بس اب یہی خدا کے منکر و مخالف مادہ پرست عیاش چاہتے ہیں کہ جنگلی جانوروں کی طرح آوارہ زندگی گزاریں کسی عدل و قانون کے پابند نہ ہوں مہذب سوسائٹی میں آرام و سکون سے رہیں بس مار دھاڑ عیاشی سے لبریز دھوکہ اور جھوٹ سے بھرپور زندگی گزاریں کوئی قانون ان کو گرفتار نہ کرے اگر اسلام یا کوئی آسمانی معتدل قانون ان پر قدغن لگائے تو یہ عالمی میڈیا سے شور مچادیں کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوگئی جمہوریت کے حقوق غصب ہوگئے ترقی کی راہ میں اسلام نے رکاوٹ ڈال دی ہے وغیرہ وغیرہ۔

جب دنیا کا ہر قانون ہر مذہب ہر پولیس ایسے پاگل صفت جرائم پیشہ لوگوں کو گرفتار کرکے رہے گی تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے قانون کی پابندی کراتے ہیں مجرموں کی ترقی کی راہ مسدود کرتے ہیں اور پبلک کو امن و امان کی راہ پر چلاتے ہیں یہی فطرت ہے کہ اپنے دانت ہاتھ اور اعضاء سے اتنا فائدہ اٹھاؤ کہ دوسرا زخمی نہ ہو ورنہ قانون حرکت میں آئے گا ارشاد ہے:

ترجمہ: "جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے قانون

کے مطابق فیصلے نہ کریں وہ بے انصاف ہیں۔"

(المائدہ پ ۶ ع ۱۰)

نیز فرمایا "جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور حد شکنی کی اسے خدا آگ میں داخل کرے گا وہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور اسے ذلیل کن عذاب دیا جائے گا۔" (پ ۴ ع ۱۳)

۳۔ سوال: کیا مغربی تہذیب کیلئے اسلام خطرات کا ایک سلسلہ ہے؟

جواب: ہرگز نہیں اسلام سے خطرہ شیطان اور اس کے پیروکاروں کو ہے جس کا دشمن ہر آدمی ہے کیونکہ اسی نے حضرت آدم اور ان کی اولاد سے دشمنی کی اور خدا کے سامنے ڈٹ کر کہا کہ:

ترجمہ: "اگر تو نے مجھے تا روز قیامت مہلت دی میں اس کی اولاد کی جڑیں کاٹوں گا سوائے چند افراد کے' اللہ نے فرمایا جا ان میں سے جو تیرے تابعدار ہوں گے تو تم سب کو جہنم میں بھرپور سزا دوں گا۔" (پ ۱۵ ع ۷)

مغربی اقوام اگر بالکل دہریہ اور اپنے انبیاء کرام کے دین کی منکر نہ ہوں اور شیطان کو اپنا دشمن اور برا جانیں تو اسلام کا خطرہ انہیں ہرگز نہیں کیونکہ جب وہ سب حضرات ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مانتے ہیں جنہیں خدا نے بڑا نیک کہا اور ان کی ملت پر چلنے کا حکم دیا یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں ان کو خدا نے اپنا خالص نبی اور رسول بتایا ہے (پ ۱۶ مریم) مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا ہادی مانتے ہیں جنہیں خدا نے اپنا رسول اور اس کا کلمہ کہا جسے مریم کے اندر ڈالا اور روح اللہ ہیں پس تم اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ (پ ۶ ع ۴)

ہاں صرف اتنی بات ہے کہ ان تمام انبیاء کرام کی صداقت اور ان کی تعلیمات پر ایمان لانے کے باوجود مسلمان ان کے پابند ہیں اور

تمام قوموں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائیں جیسے ہر ملک کے باشندوں کو اپنے آئین و دستور کو ماننا اور وقت کے حاکم کی تصدیق کرکے اس کی فرمانبرداری کرنا لازمی ہے ورنہ وہ ملک کا غدار قرار پائے گا چنانچہ رب الانبیاء والمرسلین کا ارشاد ہے:

"جو شخص بھی اسلام کے سوا کوئی اور (سابقہ لاحقہ) دین اپنائے گا ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔" (آل عمران پ ۳ ع ۱۷)

اب جبکہ خدا اور رسل کو ماننے والی ہم سب قومیں خدا کا قانون ماننے منوانے کی پابند ہیں تو برائی کی تمام اقسام کو مٹانا اہل مذاہب کا مشترکہ فریضہ ہے امریکہ' برطانیہ' جرمنی' فرانس وغیرہ مغربی اقوام نے اپنا فریضہ اصلاح معاشرہ چھوڑ کر الٹا اسلام کو اپنے لئے خطرہ کیوں بنالیا ہے جبکہ بے حیائی اور جنسی تسکین میں امریکی تین کھرب ۱۲۰ روپے (۸۰ ملین ڈالر) خرچ کرنے لگے ہر ہفتہ ۱۵۰ کے قریب فحش ویڈیو فلمیں ریلیز ہو رہی ہیں ایک کمپنی نے گزشتہ برس ۵ لاکھ ویڈیو کیسٹ فروخت کیں ۶۶۵ ملین ڈالر آمدنی ہوئی امریکی صدر اس فحاشی کے خلاف جنگ میں شکست کھا گئے ہیں۔ (نیویارک جنگ فارن ڈیسک بحوالہ جنگ لاہور ۱۵ مارچ ۹۷ء)

۴۔ سوال: کیا وجہ ہے کہ اسلام ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور افریقہ میں پھیل رہا ہے؟

جواب: وجہ ظاہر ہے کہ یہ اقوام اگرچہ ترقی یافتہ ہیں اور انکو ہر قسم کی فراوانی حاصل ہے مگر وہ ذہنی سکون اور دل کی تسلی حاصل نہیں جو اللہ کی یاد سے اور اللہ والوں کی اتباع سے حاصل ہوتی ہے ارشاد الٰہی ہے:

"راہ ہدایت خدا ان کو سمجھاتا ہے جو اس

کی طرف رجوع کریں یہ لوگ ایمان لائے اور خدا کی یاد سے ان کے دلوں کو چین ملا' سنو! خدا کی یاد سے ہی دلوں کو چین اور اطمینان ملتا ہے۔" (پ ۱۳ ع ۱۰)

یہ نعمت جسے مل گئی دنیا بھر کی مشقتیں اس پر آسان ہوگئیں گھربار وطن اور اولاد سب کا چھوڑنا آسان ہے مگر دین نہیں چھوٹ سکتا۔ حضرت جعفر طیارؓ کی ہجرت حبشہ والی تقریر آپ کے دلوں کو اطمینان بخشے گی!

اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے بت پوجتے تھے' مردار کھاتے تھے' بدکاریاں کرتے تھے' ہمسایوں کو ستاتے تھے بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا قوی لوگ کمزوروں کو کھاجاتے تھے اسی اثنا میں ہم میں ایک شخص پیدا ہوا جس کی شرافت اور صدق و دیانت سے ہم لوگ پہلے سے ناواقف نہ تھے اس نے ہم کو اسلام کی دعوت دی اور یہ سکھایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑیں' سچ بولیں' خون ریزی سے باز آجائیں' یتیموں کا مال نہ کھائیں' ہمسائیوں کو آرام دیں' پاکدامن عورتوں پر داغ نہ لگائیں' نماز پڑھیں' روزے رکھیں' زکوٰۃ دیں۔ ہم اس پر ایمان لائے' شرک و بت پرستی چھوڑ دی اور تمام اعمال سے باز آئے اس جرم پر ہماری قوم ہماری جان کی دشمن ہوگئی اور ہم کو مجبور کرتی ہے کہ اس گمراہی پر واپس آجائیں۔

شاہ حبشہ نجاشی نے کہا جو کلام الٰہی تمہارے پیغمبر پر اترا ہے کہیں سے پڑھو حضرت جعفرؓ نے سورۃ مریم کی چند آیتیں پڑھیں۔ نجاشی پر رقت طاری ہوئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے پھر کہا خدا کی قسم یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی چراغ کے پرتو ہیں یہ کہہ کر سفراء قریش کو واپس کردیا اور کہا کہ میں ان مظلوموں کو واپس نہ دوں گا۔ (سیرۃ النبی از علامہ شبلی)

جنوبی افریقہ کے علماء کرام کا قابلِ تقلید کردار

مفتی محمد جمیل خان

جنوبی افریقہ دنیا میں امتیازی سلوک کی وجہ سے عرصہ دراز تک دنیا کی نظروں سے اوجھل رہا اور دنیا کے اکثر ممالک ہر اعتبار سے اس سے الگ تھلگ رہتے تھے' پاکستان کے پاسپورٹ پر تمام دنیا کے لئے سوائے جنوبی افریقہ اور اسرائیل کے الفاظ درج کیے جاتے تھے۔ واقف کار بتاتے ہیں کہ اس دور میں کالے اور گوروں کی الگ الگ سڑکیں' الگ الگ راستے' الگ الگ تفریح گاہیں' الگ الگ کالونیاں تھیں۔ ہوٹل اور تفریحی مقامات پر تحریر ہوتا تھا کہ کالوں اور کتوں کا داخلہ ممنوع ہے' کالوں میں سیاہ فام' ایشیائی باشندے' اور مخلوط نسل سب شامل تھے۔ کچھ عرصہ قبل اقوام متحدہ کی کوششوں سے پہلے امتیازی سلوک کا خاتمہ ہوا اور اس کے بعد منڈیلا کی کوششوں سے سیاہ فام اور گوروں کی مخلوط حکومت قائم ہوئی۔ افریقہ میں مسلمان کیپ ٹاؤن کے راستہ سے پہلی صدی میں داخل ہوگئے تھے اور ایک عرصہ تک یہ ملک مسلمانوں کا ملک رہا۔ آہستہ آہستہ صلیبی جنگوں کے بعد پھر یہ ملک غلامی کی زنجیروں میں جکڑ گیا۔ اس وقت یہ ملک عیسائی مذہب والا ملک ہے' یہاں پر مسلمانوں کی ایک آبادی قدیم افریقی باشندے ہیں جو شافعی المسلک ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر کیپ ٹاؤن میں آباد ہیں دوسرے وہ مسلمان ہیں جو برصغیر سے ہجرت کرکے افریقہ آباد ہوئے اس میں زیادہ تعداد گجراتی بولنے والوں کی ہے۔ اردو بولنے والے بھی کافی تعداد میں ہیں۔ ایشائی باشندے زیادہ تر تجارت پیشہ ہیں تجارت پر ان کا کافی حد تک کنٹرول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دین اور دنیا دونوں اعتبار سے بہت ممتاز رکھا ہے۔ دنیا کے بہت سے ممالک دیکھے لیکن جنوبی افریقہ میں مسلمانوں میں دین کا احترام اور دین پر عمل کرنے کا بہت زیادہ جذبہ ہے۔ تین مرتبہ افریقہ جانا ہوا۔ ایک مرتبہ صرف تفریحی غرض سے اور دو مرتبہ دینی سلسلے میں' ان میں سے ایک مرتبہ امام اہلسنّت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم اور بے شمار کتابوں کے مؤلف کے ہمراہ افریقہ کا سفر ہوا۔ اس میں دو ہزار میل کے علاقے میں مختلف مساجد اور مدارس دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بے شمار مساجد میں بیانات ہوئے' دوسرا سفر ستمبر کے پہلے ہفتہ میں مفتی نظام الدین شامزی کے ہمراہ "تحریک طالبان افغانستان" کے متعلق افریقہ کے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کیلئے جمعیت علماء ٹرانسوال کی دعوت پر ہوا۔ اس سفر میں بھی تقریباً ۲ ہزار میل کے علاقے میں مساجد اور مدارس دیکھے اور مسلمانوں سے ملنے کا موقع ملا۔ روزانہ تین چار بیانات مساجد میں ہوتے تھے' مسلمانوں کی دین سے محبت اور عالم اسلام کے مسائل میں دلچسپی دیکھ کر رشک آیا۔

اگر دنیا بھر کے مسلمان اس کی تقلید کریں تو ہر اسلامی ملک اور غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو دیکھ کر بے شمار غیر مسلم اسلام قبول کرلیں۔ تینوں سفر میں افریقہ کے مسلمانوں کے بارے میں درج ذیل تاثرات ذہن میں آئے۔

○ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے اپنے اور اپنے دین کی بقا کا راز اس میں سمجھا ہے کہ وہ مکمل طور پر دین پر عمل پیرا ہوں اور اپنی نسل کو دین کی تبلیغ سے آگاہ کرنے کیلئے اقدامات اور انتظامات کریں۔ اس سلسلے میں انہوں نے ابتدائی مراحل میں ہندوستان' پاکستان کے دینی مدارس میں اپنی اولادوں کو بھیجا اور ان کو علوم نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ کیا۔ اس میں افریقہ میں علماء کرام کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے جو دارالعلوم دیوبند' جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور' دارالعلوم جلالہ آباد' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن' دارالعلوم کراچی' جامعہ فاروقیہ کے سند یافتہ ہیں سب سے زیادہ فضلاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے ہیں اور مولانا محمد یوسف بنوری' مفتی ولی حسن ٹونکی' مفتی احمد الرحمٰن کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان علماء کرام نے افریقہ میں تین طرح کے تعلیمی نظام شروع کئے ہیں۔ ایک دینی مدارس کا قیام اور دوسرے دینی مکاتب اور مسلم اسکولز کا اہتمام ہے' دینی مدارس میں دارالعلوم زکریا۔ زکریا پارک لیناشیا' دارالعلوم نیو کاسل' دارالعلوم دین' دارالعلوم کیپ ٹاؤن' دارالعلوم آزادول کے علاوہ لڑکیوں کے بڑے مدارس بھی شامل ہیں۔ مکاتب قرآن کریم ویسے تو ہر مسجد کے ساتھ حفظ و ناظرہ کے مدارس ہیں لیکن اس کے علاوہ اسکولوں کے بچوں کیلئے بڑے بڑے اسکولوں میں (ایل۔ ایم۔ اے) کے نام سے

مکاتب قرآن کریم کا ایسا انتظام کیا ہے جس میں تقریباً" ایک صوبے میں ہزاروں بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کو ناظرہ قرآن کریم کے ساتھ اسلام کے اہم اور ابتدائی احکام جس میں عقائد' عبادات' معاملات' فقہ' سیرۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم' توحید اور روزمرہ کے امور سے متعلق شرعی قوانین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پہلی سے دسویں تک کا نصاب ترتیب دیا گیا ہے۔ اس طرح کا انتظام ہر صوبے کی جمعیت علماء نے بھی کیا ہے۔ اس کے تحت بھی ہزاروں بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ تیسرے نمبر پر مسلم اسکولز کا قیام ہے۔ ہر صوبے نے جمعیت علماء کے تحت مسلم اسکول قائم کئے ہیں اور علوم عصری کے ساتھ ساتھ ناظرہ قرآن' ترجمہ قرآن کریم اور دین سے متعلق ضروری احکام پر مشتمل کورس ترتیب دیا گیا ہے اور تینوں نظام کی نگرانی علماء کرام کرتے ہیں' اساتذہ اور علماء کرام کی مشترکہ کمیٹیاں اس کے انتظامات کی نگرانی کرتی ہیں۔ ان تینوں نظام کی وجہ سے علماء کرام اور مسلمانوں کے درمیان قابل رشک اعتماد اور رابطہ کی فضاء ہے۔

○ تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ ہر علاقے میں مساجد بنانے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ جنوبی افریقہ دنیا بھر میں واحد خطہ ہے جہاں کی مساجد خوبصورتی اور انتظامات کے لحاظ سے بہت اعلیٰ ہیں۔ اتنی خوبصورت مساجد کسی اور خطے میں نہیں' جوہانسبرگ میں ایک بہت خوبصورت مسجد زیر تعمیر ہے۔ صفائی اور ستھرائی دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ ہر مسجد میں ہر نمازی کیلئے الگ تولیہ کا اہتمام' اسی طرح پتلون وغیرہ پہن کر نماز پڑھنے والے کیلئے شیروانی نما جبا رکھے ہوئے ہیں ایک ایک مسجد میں چار چار ائمہ کرام کا تقرر کیا جاتا ہے۔ مسلمان دور دراز سے تجارت وغیرہ چھوڑ کر نماز پڑھنے اپنی اپنی گاڑیوں میں آتے ہیں۔ مسجد کے باہر بڑی بڑی گاڑیوں کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ کوئی تقریب میں بڑے بڑے لوگوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ اور ہر نماز کیلئے ایسا اہتمام نظر آتا ہے۔ ہندوستان' پاکستان سے آنے والے علماء کرام کی تقاریر بہت اہتمام اور محبت و عقیدت سے سنی جاتی ہیں۔ طالبان سے متعلق عشاء کے بعد دو گھنٹے تقاریر ہوئیں لوگ بڑے اطمینان سے بیٹھے رہے اور اس کے بعد سوال و جواب کی نشست میں بھی لوگ دلچسپی لیتے تھے۔

○ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سے بھی مسلمانوں کو امت مسلمہ کے حالات سے آگاہ کرنے اور باطل نظریات سے بچانے کیلئے خصوصی اہتمام کیا ہے' ہر صوبے کی جمعیت مختلف اوقات میں مختلف موضوعات پر لٹریچر شائع کراتی ہے۔ اسی طرح ہر صوبے کی جمعیت ہفتہ وار اور ماہانہ رسائل کے اجراء کا بھی اہتمام کرتی ہے۔ مختلف دینی کتب کے انگریزی زبان میں تراجم کرا کر شائع کرائے گئے ہیں۔ قرآن کریم بہت خوبصورت انداز میں شائع کرکے دنیا بھر میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک سال قبل جمعیت علماء ٹرانسول نے حکومت سے اجازت لیکر "ریڈیو اسلام" کے نام سے اپنا ریڈیو شروع کردیا ہے جس کی نشریات شام چار بجے سے رات دس بجے تک براہ راست اور صبح ۷ بجے سے تین بجے ریکارڈنگ کی صورت میں جاری رہتی ہیں۔ اس میں خبروں کے علاوہ مختلف مذہبی پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ لوگوں کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ اکثر مسلمان گاڑیوں میں اسی ریڈیو کی نشریات سنتے نظر آتے ہیں۔ ابھی تک اس کا دائرہ دن کے اوقات میں صوبہ ٹرانسول تک محدود ہے۔ اس کو بڑھانے کے اقدامات کئے جارہے ہیں' مسلمان اس کے انتظامات چلاتے ہیں۔ اسٹیشن منیجر ایک عالم دین مولانا حیدر علی ہیں جبکہ مولانا محمد جناح' مولانا محمد نانا بھائی' مولانا ظہیر راگی' مولانا عبدالحی کاکا وغیرہ کمیٹی کے ذمہ دار ہیں۔

○ جنوبی افریقہ کے مسلمان عالم اسلام کے ساتھ تعاون میں سب سے زیادہ آگے ہیں۔ ہندوستان' پاکستان کے بڑے بڑے دینی مدارس کے ساتھ وہاں کے مسلمان خصوصی تعاون کرتے ہیں۔ صومالیہ' بوسنیا' موزمبیق' زمباوے' کینیا' ملاوی کے مسلمانوں کے ساتھ ان کا بہت زیادہ تعاون ہے۔ بوسنیا میں جنگ کے دوران مالی تعاون کے ساتھ کثیر مقدار میں اسلحہ کا تعاون جمعیت علماء افریقہ نے کیا۔ اسی طرح ملاوی موزمبیق اور قریبی افریقی ممالک میں ہزاروں مدارس اور مکاتب قرآن قائم کئے گئے ہیں۔ افغانستان جہاد کے سلسلے میں بھی افریقہ کے مسلمانوں نے پہلے مراحل میں بہت زیادہ تعاون کیا اور اب طالبان تحریک کی بھرپور حمایت کررہے ہیں۔ قندھار میں ایک ہسپتال مستشفی عمر کے نام سے افریقہ کے مسلمانوں نے حکیم مظہر صاحب کے ذریعہ قائم کیا ہے۔ تاشقند' سمرقند اور اسلامی ریاستوں کی آزادی کے وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء افریقہ کے تعاون سے کئی لاکھ قرآن کریم طبع کراکر ازبکستان' تاجکستان' قازقستان' ترکمانستان' ترکستان' بشکورستان' آرمینیا' ماسکو' لینن گراڈ' تاتارستان' چیچنیا وغیرہ کے مسلمانوں میں تقسیم کئے گئے۔

○ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی ان خدمات میں جمعیت علماء افریقہ کے علماء کرام کا بہت زیادہ دخل ہے۔ اگر ہر اسلامی ملک یا مسلمانوں کے علاقوں میں علماء کرام اور مسلمانوں کے درمیان اس طرح اعتماد کی فضا ہو تو تمام اسلامی ممالک اور مسلمان اسی طرح کا مثالی کردار ادا کرسکتے ہیں۔ مسلمانوں کو جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کے مثالی کردار کی تقلید کرنی چاہئے۔ ○

ختم نبوۃ
KHATME NUBUWWAT

اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف

حضرۃ مولانا محمد ادریس کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

مرسلہ : مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین○

امابعد

"بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ مرزائی قادیانی مذہب اسلام سے کوئی علیحدہ مذہب نہیں ہے مذہب اسلام ہی کی ایک شاخ ہے اور دیگر اسلامی فرقوں کی طرح یہ بھی ایک اسلامی فرقہ ہے اس لئے یہ لوگ قادیانیوں کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھنے میں تردد کرتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ان لوگوں کی یہ غلط فہمی سراسر اصول اسلام سے لاعلمی اور بے خبری پر مبنی ہے یہ مسلمان کی جہالت کی انتہاء ہے کہ اسے اسلام اور کفر میں فرق نہ معلوم ہوا۔ جاننا چاہئے کہ ہر ملت اور مذہب کے کچھ اصول اور عقائد ہوتے ہیں کہ جن کی بناء پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے اسی طرح اسلام کے بھی کچھ بنیادی اصول اور عقائد ہیں ان اصول و عقائد کے اندر رہ کر جو اختلاف ہو وہ فروعی اختلاف ہے اور جو اختلاف ان مسلّمہ اصول اور عقائد کی حدود سے نکل کر ہو وہ اصولی اختلاف کہلاتا ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد سمجھا جاتا ہے۔"

ہم نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ قادیانی مذہب' مذہب اسلام کے اصول اور عقائد سے کس درجہ متصادم اور مزاحم ہے تاکہ یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے مرزائی مذہب کے اصول اور عقائد مذہب اسلام کے اصول اور عقائد کے بالکل مباین اور مخالف ہیں بالکل ایک دوسرے کے ضد اور نقیض ہیں مذہب اسلام اور مرزائیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

مرزائیوں کے نزدیک بھی اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے' فروعی نہیں:

یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان میں کوئی فروعی اختلاف ہے کسی مامور من اللہ (یعنی جس بات کا حکم اللہ تعالی کی طرف سے ہو) کا انکار کفر ہو جاتا ہے' ہمارے مخالف حضرات مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں بتاؤ یہ اختلاف کیونکر ہوا قرآن مجید میں لکھا ہے لانفرق بین احد من رسولہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ (نج المصلی مجموعہ فتاوی احمدیہ ص ۲۷۴)

پہلا اختلاف:

مسلمانوں کے نبی اور رسول محمد عربی فداہ امی وابی ﷺ ہیں اور مرزائیوں کا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور ظاہر ہے کہ نبی ہی کے بدلنے سے قوم اور مذہب جدا سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی قوم یہود اور نصاری سے اسی لئے جدا ہے کہ ان کا نبی ان کے نبی کے علاوہ ہے۔ حالانکہ مسلمان بھی حضرت موسیؑ اور حضرت عیسیؑ پر ایمان رکھتے ہیں جو شخص فقط حضرت موسیؑ یا فقط حضرت عیسیؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے وہ یہودی اور عیسائی ہے مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اور جو یہودی اور عیسائی محمد ﷺ پر ایمان لے آئے اور وہ یہودی اور عیسائی نہیں رہتا بلکہ مسلمان محمدی کہلاتا ہے۔

اسی طرح جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان لائے وہ مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اس لئے کہ نئے پیغمبر پر ایمان لانے کی وجہ سے پہلے پیغمبر کی امت سے خارج ہو جاتا ہے اور نئے نبی کی امت میں داخل ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ تمام مرزائی غلام احمد کو نبی ماننے کی وجہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کی امت اور دین اسلام سے خارج ہو چکے ہیں اور مسلمان اور محمدی کہنا جائز نہیں ان کو مرزائی اور غلامی اور قادیانی کہا جائے گا اور ان کا دین اسلام نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کا دین مرزائی دین ہوگا۔

دوسرا اختلاف:

تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں جیسا کہ نص قرآنی ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور احادیث متواترہ اور اجماع صحابہؓ و

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

تابعین اور امت محمدیہ کے تیرہ سو برس کے تمام علماء متقدمین اور متاخرین کے اتفاق سے یہ مسلم ہے کہ نبوت و رسالت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو چکی ہے یہ اسلام کا اساسی اصول اور بنیادی عقیدہ ہے جس میں کسی اسلامی فرقہ کو اختلاف نہیں۔

مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ نبوت حضور پر ختم نہیں ہوئی آپ ﷺ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے گویا کہ مرزا کے زعم میں حضور خاتم النبیین نہیں بلکہ فاتح النبیین ہیں نبوت کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔

امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع:

حضور ﷺ کے وصال کے بعد امت محمدیہ میں جو پہلا اجماع ہوا وہ اسی مسئلہ پر ہوا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرے اس کو قتل کیا جائے۔

اسود عنسی نے حضور ﷺ کے زمانہ حیات میں دعوی نبوت کیا۔ حضور ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اس کے قتل کے لئے روانہ فرمایا صحابی نے جاکر اسود عنسی کا سر قلم کیا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعوی کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کے قتل اور اس کی جماعت کے مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سیف اللہ کی سرکردگی میں صحابہ کرامؓ کا ایک لشکر روانہ کیا کسی صحابی نے مسیلمہ کذاب سے یہ سوال نہیں کیا تو کس قسم کی نبوت کا دعوی کرتا ہے مستقل نبوت کا مدعی ہے یا ظلی اور بروزی نبوت کا مدعی ہے؟ اور نہ کسی نے مسیلمہ کذاب سے اس کی نبوت کے دلائل اور براہین پوچھے اور نہ کوئی معجزہ دکھلانے کا سوال کیا صحابہ کرامؓ کا لشکر میدان کارزار میں پہنچا مسیلمہ کذاب کے ساتھ چالیس ہزار جوان تھے۔ خالد بن ولید سیف اللہ نے جب تلوار پکڑی تو مسیلمہ کے اٹھائیس ہزار جوان مارے گئے اور خود مسیلمہ بھی مارا گیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مظفر و منصور مدینہ منورہ واپس آئے اور مال غنیمت مجاہدین پر تقسیم کیا گیا۔ مسیلمہ کے بعد طلیحہ نے نبوت کا دعوی کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کے لئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ (فتوح البلدان صفحہ ۱۰۲)

اس کے بعد خلیفہ عبدالملک کے عہد میں ایک شخص حارث نے نبوت کا دعوی کیا۔ خلیفہ وقت نے صحابہ و تابعین کے متفقہ فتوی سے اس کو قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا اور کسی نے اس سے دریافت نہ کیا تیری نبوت کی کیا حیثیت ہے اور نہ کوئی بحث اور مناظرہ کی نوبت آئی اور نہ معجزات اور دلائل طلب کئے۔

قاضی عیاضؒ شفاء میں اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں:

وفعل ذالک غیر واحد من الخلفاء والملوک باشباھھم

"بہت سے خلفاء اور سلاطین نے مدعیان نبوت کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے۔"

خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں ایک شخص نے نبی ہونے کا دعوی کیا خلیفہ ہارون رشید نے علماء کے متفقہ فتوی سے اس کو قتل کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ قرون اولی سے لے کر اس وقت تک اسلامی عدالتوں اور درباروں کا یہی فیصلہ رہا ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہیں اب بھی مسلمانان پاکستان کی وزراء حکومت سے استدعا ہے کہ خلفاء راشدینؓ اور سلاطین اسلام کی اس سنت پر عمل کر کے دین اور دنیا کی عزت حاصل کریں (الحمدللہ اب حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا ہے)

قتل مرتد کے متعلق مرزائی خلیفہ اول حکیم نورالدین کا فتوی:

مجھے "حکیم نورالدین کو" خدا نے خلیفہ بنادیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کردے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے"۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیانی جلد ۹ نمبر ۱۱ ص ۴۲۳ بابت ماہ نومبر ۱۹۱۴ء)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ نورالدین صاحب کے نزدیک بھی مرتد کی سزا قتل ہے اس لئے مخالفین کو خالد بن ولید کے اتباع میں اس سنت کے جاری کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

قادیانیوں کو حج بیت اللہ کی ممانعت کی وجہ

مرزائیوں کے نزدیک قادیان کی حاضری ہی بمنزلہ حج کے ہے اور مکہ مکرمہ جانا اس لئے ناجائز ہے کہ وہاں قادیانیوں کو قتل کر دینا جائز ہے۔

چنانچہ مرزا محمود خلیفہ ثانی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالی نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے اللہ تعالی نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ (معلوم ہوا کہ علماء حرمین کے نزدیک قادیانی مرتد اور واجب القتل ہیں)

تیسرا اختلاف:

تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اخروی

نجات کے لئے محمد رسول ﷺ پر ایمان لانا کافی ہے مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نجات کا دارومدار مرزا غلام احمد پر ایمان لانے پر ہے جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور ابدی جہنم کا مستحق ہے نہ اس کے ساتھ نکاح جائز اور نہ اس کی نماز جنازہ درست ہے۔ چنانچہ اسی بناء پر چوہدری ظفر اللہ نے قائد اعظم کے جنازہ میں شرکت نہیں کی کہ ظفر اللہ کے نزدیک قائد اعظم کافر اور جہنمی تھے۔ قائد اعظم کی وصیت یہ تھی کہ میری نماز جنازہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی قدس سرہ پڑھائیں وصیت کے مطابق شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے تمام ارکان دولت اور مسلمانان ملت کی موجودگی میں قائد اعظم کا جنازہ پڑھایا اور اپنے دست مبارک سے ان کو دفن کیا۔

قائد اعظم کا مذہب:

اس وصیت اور طرز عمل سے صاف ظاہر ہے کہ قائد اعظم کا مذہب وہی تھا جو حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا تھا اور پاکستان اسی قسم کی اسلامی حکومت ہے کہ جس قسم کا اسلام حضرت شیخ الاسلام“ کا تھا۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اسی پاکستان کے شیخ الاسلام تھے۔ اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ شیخ الاسلام عثمانیؒ مرزائی جماعت کو مرتد اور خارج از اسلام سمجھتے تھے۔ اور ان کی نظر میں مسیلمہ پنجاب کا وہی حکم تھا جو شریعت میں یمامہ کے مسیلمہ کذاب کا ہے۔ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی تحریرات اس بارہ میں صاف اور واضح ہیں۔

تمام روئے زمین کے کلمہ گو مسلمان مرزائیوں کے نزدیک کافر اور جہنمی اور اولاد الزنا ہیں:

مرزا کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن و حدیث کے ایک ایک حرف پر بھی عمل کرے مگر مرزا کو نبی نہ مانے تو وہ ایسا ہی کافر ہے جیسے یہود اور نصاریٰ اور دیگر کفار اور مرزا صاحب کے تمام منکر اولاد الزنا ہیں۔ (قادیانی مذہب ص ۱۳۴)

چوتھا اختلاف:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی معتبر ہے۔ جو حضور پر نورؐ نے فرمائی اور اس کے بعد صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کا درجہ ہے مرزا کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی وہی تفسیر معتبر ہے جو میں بیان کروں اگرچہ وہ تمام احادیث متواترہ اور صحابہ اور تابعین اور امت محمدیہ کے تمام علماء کے خلاف ہو۔

پانچواں اختلاف:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم معجزہ ہے یعنی حد اعجاز کو پہنچا ہوا ہے‘ کوئی اس کا مثل نہیں لا سکتا‘ مرزا اور مرزائی جماعت کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ مرزا کا کلام بھی معجزہ ہے۔ مرزا اپنے قصیدہ اعجازیہ کو قرآن کی طرح معجزہ قرار دیتا تھا‘ مرزائیوں کے نزدیک مرزا صاحب کی وحی پر ایمان لانا ایسا ہی فرض ہے جیسے قرآن پر ایمان لانا فرض ہے اور جس طرح قرآن کریم کی تلاوت عبادت ہے اسی طرح مرزا صاحب کی وحی اور الہامات کی تلاوت بھی عبادت ہے۔ معلوم نہیں کہ کیا مرزا کے انگریزی الہامات کی بھی قرآن کی طرح تلاوت عبادت ہے یا نہیں۔ واللہ اعلم

اب ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے بعد اگر کسی اور کتاب پر بھی ایمان لانا فرض ہو تو قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب نہ ہوگی مرزا کہتا ہے۔

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش از خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

(در ثمین ص ۲۸۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

چھٹا اختلاف:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث حجت ہے اور اس کا اتباع ہر مسلمان پر فرض ہے اور واجب ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

مرزا کا عقیدہ یہ ہے کہ جو حدیث نبویؐ میری وحی کے موافق نہ ہو اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔ مرزا نے حدیث نبویؐ کے متعلق لکھا ہے:

۱۔ جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ احادیث کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کرے۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰)

۲۔ اور دوسری احادیث کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (اعجاز احمدی ص ۲۹)

ساتواں اختلاف:

قرآن اور حدیث جہاد کی ترغیب اور اس کے احکام سے بھرا پڑا ہے۔ مرزا کہتا ہے کہ جہاد شرعی میرے آنے سے منسوخ ہو گیا اور انگریزوں کی اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے اور انگریزوں سے جہاد کرنا حرام قطعی ہے۔ مگر پاکستان کی تخریب کے لئے فوجی تیاریاں اور ریشہ دوانیاں‘ قادیانیوں کے نزدیک فرض عین ہیں اور وہ لیل و نہار اسی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔

آٹھواں اختلاف:

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور پرنور محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد آنے والا خواہ کتنا ہی صالح اور متقی ہو وہ انبیاء و مرسلین سے افضل و بہتر نہیں ہو سکتا مرزا کا دعویٰ یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام سے افضل ہوں۔ مرزا کہتا ہے۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے
انچہ دادست ہر نبی راجام

داو آن جام رامرا بجام
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ است دلعین

(در ثمین ص ۲۸۷ص ۲/۸۰ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

نواں اختلاف:

از روئے قرآن و حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور برگزیدہ بندے بغیر باپ کے مریم صدیقہؑ کے بطن سے پیدا ہوئے صاحب معجزات تھے۔

مرزا کا دعویٰ ہے کہ مسیح ابن مریمؑ سے افضل ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں جو مغلظات اور بازاری گالیاں لکھی ہیں ان کے تصور سے ہی کلیجہ شق ہوتا ہے بطور نمونہ ایک عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ مرزا کہتا ہے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء ص ۲)

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی دوبارہ تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں ہرگز نہ دکھلا سکتا۔ (حقیقت الوحی ص ۱۴۸ ص ۱۵۳)

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴)

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (حاشیہ ضمیمہ آتھم ص ۵ ازالہ کلاں ص ۱۳ اعجاز احمدی ص ۱۳۔ ۱۴) (نعوذ باللہ)

دسواں اختلاف:

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے محمد عربی فداہ نفسی والی وائی ﷺ سید الاولین والآخرین اور افضل الانبیاء والمرسلین ہیں اور قادیان کا ایک دہقان اور دشمنان اسلام یعنی نصاریٰ بے لگام کا ایک زر خرید غلام یعنی مرزا غلام قادیانی کبھی کبھی تو حضور پر نور ﷺ کی برابری کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں عین محمد ہوں اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں آنحضرت ﷺ سے بھی افضل اور بہتر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے معجزات صرف تین ہزار تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰) اور مرزا صاحب نے اپنے معجزات کی تعداد براہین (احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶) میں دس لاکھ بتائی ہے گویا کہ معاذاللہ محمد رسول اللہ ﷺ مرزائے قادیان سے شان اور مرتبہ میں تین سو تینتیس (۳۳۳) درجہ کم ہیں۔ اور قرآن کریم میں جو آیتیں حضور پر نور کے بارے میں اتری ہیں ان کے متعلق یہ کہتا ہے کہ یہ آیتیں میرے بارے میں اتری ہیں مثلاً"

۱۔ آیت سبحان الذی اسری بعبدہ الخ میں حضور پر نورؐ کے معجزہ معراج کا ذکر ہے۔

۲۔ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی

جس میں حضورؐ کے قرب خداوندی کا ذکر ہے۔

۳۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا

۴۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی

۵۔ انا اعطینک الکوثر وغیر ذلک من الایات

مرزا کہتا ہے کہ یہ آیتیں میرے بارے میں مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ اور مثلاً" قرآن کریم میں جو محمد رسول اللہ ﷺ اور مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آیا ہے اس سے بھی مرزا ہی مراد ہے اور محمد اور احمد میرا نام ہے۔ مرزا کیا ہے ایک دجال بھی ہے اور نقال بھی ہے۔

مرزائیوں کا قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے اس مسجد کے بارے میں کہ جو مرزا کے چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ)۔

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(در ثمین ص ۵۲ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا بشیر الدین محمود اپنے ایک خطبہ میں کہتا ہے ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے اور جیسا حج میں رفث اور فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔ خطبہ مندرجہ مجموعہ تقاریر گویا کہ آیت فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج قادیان کے جلسہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

بس اس مسجد سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قادیان میں بہشتی مقبرہ کے نام سے ایک مقبرہ ہے۔ مرزا کہتا ہے جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ (ملفوظات احمدیہ ص ۳۲۹)

اور پھر الہام ہوا کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے (مکاشفات مرزا ص ۸۹)

مرزا نے جابجا اپنے ماننے والوں کو اپنی امت بتایا ہے:

امت محمدیہ کی طرح مرزا صاحب کی امت میں طبقات ہیں مرزا دیکھنے والے صحابہ کہلاتے ہیں۔ اور ان کے دیکھنے والے تابعین اور تبع تابعین۔

اور مرزا کے خاندان کو اہل بیت اور مرزا صاحب کی بیویوں کو ازواج مطہرات کہا جاتا ہے۔

اور مرزا کے خاندان کو خاندان نبوت کے نام سے پکارا جاتا ہے اور قرآن کریم اور حدیث میں اہل بیت اور ذوی القربیٰ کے جو حقوق اور احکام آئے وہ سب مرزا کے خاندان اور اہل بیت کے لئے ثابت

کئے جاتے ہیں۔

حکیم نورالدین خلیفہ اول کو مرزائی امت کا ابوبکر صدیق مانا گیا ہے' اور مرزا محمود احمد خلیفہ ثانی کو اس امت کا عمر فاروق اعظم کہا جاتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔

گربہ میروگ وزیر و موش راد یوان کنند
ایں چنیں ارکان دولت ملک رواپران کنند

مرزا پر مستقلاً "صلوۃ و سلام کی فرضیت:

اور مرزا کے مریدین اور کنبہ کی اس میں شرکت اور شمولیت آیت یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی رو سے اور ان احادیث کی رو سے جن میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی تاکید پائی جاتی ہے حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آنحضرت ﷺ پر بھیجنا از بس ضروری ہے۔

(رسالہ درود شریف مصنفہ محمد اسماعیل قادیانی ص ۱۳۶) از روئے سنت اسلام و احادیث نبویہ ضروری ہے کہ تصریح سے آپ کی آل کو بھی درود میں شامل کیا جائے اسی طرح بلکہ اس سے بدرجہا بڑھ کر یہ بات ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر بھی تصریح سے درود بھیجا جائے اور اس اجمالی درود پر اکتفا نہ کیا جائے تو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے وقت آپ کو بھی پہنچ جائے گا۔ (از رسالہ مذکورہ)

چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی بیرسٹر کا ٹریکٹ مارچ ۱۹۳۳ء میں بتقریب یوم التبلیغ شائع ہوا:

اس ٹریکٹ سے چوہدری ظفر اللہ کے ایمان کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے نزدیک حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی طرح رام چندر اور کرشن بھی نبی اور رسول تھے اہل اسلام کے نزدیک تو سرور عالم محمد ﷺ اور (حضرات انبیاء کو رام چندر اور کرشن کے ساتھ ذکر کرنا سراسر گستاخی اور گمراہی ہے۔)

البتہ مرزا غلام احمد کو کرشن اور رام چندر کے ساتھ ذکر کرنا نہایت مناسب ہے' سب کے سب ائمۃ الکفر اور کافروں کے پیشوا تھے۔

خلاصہ کلام:

یہ کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں مرزائی مذہب نے اسلام کے اصول اور تعلیمات ہی کو تبدیل کر دیا ہے اب کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک نہیں رہی یہ جماعت یہود و نصاریٰ اور ہندو سے کہیں اسلام سے زیادہ عداوت رکھتی ہے جو مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر اور اولاد الزنا ہے اس کے ساتھ کوئی تعلق

جائز نہیں مثلاً" مسلمانوں کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں اور اس کی نماز جنازہ جائز نہیں۔

دین کی بنیاد دو چیزوں پر ہے قرآن اور حدیث' قرآن کے متعلق تو مرزا یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی صحیح ہے کہ جو میں بیان کروں اگرچہ وہ تفسیر کل علماء امت کی تفسیر کے خلاف ہو اور حدیث نبویؐ کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جو حدیث میری وحی کے مطابق ہو وہ قبول کی جائے گی جو میری وحی کے خلاف ہوگی وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی۔ اس طرح اسلام کے ان دو بنیادی اصولوں کو ختم کیا اور اپنی من مانی تاویلات اور تحریفات کو اسلام کے سر لگایا الفاظ تو شریعت کے لئے مگر معنی بالکل بدل دیئے اور آیات اور احادیث میں وہ تحریف کی کہ یہود اور نصاریٰ بھی پیچھے رہ گئے اور تعلیم یافتہ طبقہ اکثر چونکہ دین اور اصول دین سے بے خبر اور عربی زبان سے ناواقف ہے اس لئے یہ طبقہ زیادہ تر اس گمراہی کا شکار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ (آمین)

ایک ضروری گزارش:

قادیانی کتابوں کے دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہوجاتی ہے کہ قادیانی مذہب اس مثل کا مصداق ہے کہ میرے تھیلے میں سب کچھ ہے۔

ایمان بھی ہے اور کفر بھی ہے ختم نبوت کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی ہے دعوائے نبوت و رسالت بھی ہے اور جو دعوائے نبوت کرے اس کی تکفیر بھی ہے۔ حضرت مسیح بن مریم رفع الی السماء اور نزول کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی وغیرہ وغیرہ غرض یہ کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں جس قدر مختلف اور متعارض مضامین ملتے ہیں وہ دنیا کے کسی متنبی اور ملحد اور زندیق کی کتابوں میں نہیں ملتے اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا مرزا کبھی اقرار کرتا ہے اور کبھی انکار اور یہ سب کچھ دیدہ و دانستہ ہے اور غرض یہ ہے کہ بات گول مول رہے حقیقت متعین نہ ہو حسب موقعہ اور حسب ضرورت جس قسم کی عبارت چاہیں لوگوں کو دکھلا سکیں اور زنادقہ کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے یہی طریقہ مرزا اور مرزائیوں کا ہے کہ جب مرزا کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں قدیم عبارتیں پیش کردیتے ہیں اور کہتے ہیں دیکھو ہمارے عقیدے تو وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں اور جب موقعہ ملتا ہے تو مرزا صاحب کے فضائل اور کمالات اور وحی الہامات کے دعوے پیش کردیتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا مستقل نبی اور رسول نہ تھے وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھے۔ ظلی اور بروزی اور مجازی نبی کی اصطلاح مرزا نے محض اپنی پردہ پوشی کے لئے گھڑی ہے۔ اگر کوئی شخص حکومت کی وفاداری کا اقرار کرے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنا نام صدر مملکت رکھ لے اور جو خادم اندرون خانہ خدمت انجام دیتا ہو اس کا نام وزیر داخلہ رکھ لے اور جو خادم بازار سے سودا لاتا ہو اس کا نام وزیر خارجہ رکھ لے اور باورچی کا نام وزیر خوراک رکھ لے وغیرہ ذالک اور تاویل یہ کرے کہ معنی لغوی کے اعتبار سے اپنے آپ کو صدر مملکت اور اپنے خادم کو وزیر داخلہ اور وزیر خارجہ کہتا ہوں اور اصطلاحی اور عرفی معنی میری مراد نہیں یا یوں کہے کہ میں تو صدر مملکت کا ظل اور بروز ہوں اور اس کے کمالات کا آئینہ ہوں اور میرے اس نام رکھنے سے حکومت کی مہر نہیں ٹوٹتی تو ظاہر ہے کہ یہ تاویل حکومت کی نظر میں اس کو مجرم اور چالاک اور مکار ہونے سے نہیں بچاسکتی اسی طرح مرزا صاحب کی یہ تاویل کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں کفر اور ارتداد سے نہیں بچاسکتی مرزا بلاشبہ تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کا مدعی تھا اور اپنی وحی اور الہام کو قطعی اور یقینی اور کلام خداوندی سمجھتا تھا اور اپنی زعم میں اپنے خوارق کا نام معجزات رکھتا تھا اور اپنے منکر اور متردد اور اپنی جماعت سے خارج ہونے والے کو مرتد کا خطاب دیتا تھا جو حقیقی نبوت و رسالت کے لوازم ہیں مرزا کا اپنے لئے نبوت کے لوازم کو ثابت کرنا یہ اس امر کی صریح دلیل ہے کہ مرزا مستقل نبوت و رسالت کا مدعی تھا اور بروزی کی تاویل محض پردہ پوشی کے لئے تھی مخالفین کے خاموش کرنے کے لئے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی ظاہر کرتا تھا مرزا کا دعویٰ تو یہ ہے کہ فضائل و کمالات اور معجزات میں' میں تمام انبیاء و مرسلین سے بڑھ کر ہوں حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے مرزا نے ظلی اور بروزی کی اصطلاح گھڑی ہے جس کا کتاب و سنت میں کہیں نام و نشان نہیں۔ ●●

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
ستارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۴۵۰۸۰۰

ثمینہ شفقت قریشی سہام

خلافتِ فاروقی میں عدل و انصاف

خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروقؓ عدل و انصاف کے حوالے سے پوری دنیا میں اپنا کوئی ثانی نہ رکھتے تھے۔ عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے قاضیوں کا تقرر کر رکھا تھا اور یہ تقرر خلیفہ براہ راست خود کیا کرتے تھے وہ پہلے حکمران تھے جنہوں نے عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کر رکھا تھا۔ عدل و انصاف کے نفاذ کے لئے آپؓ نے مساوات کے اصول پر عمل کیا۔ مختلف عدالتوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے اکثر اوقات عدالتوں میں خود بھی جایا کرتے تھے۔

ایک مجمع میں آپؓ خطاب فرما رہے تھے تو لوگوں نے کہا اے عمرؓ! آپؓ عدل و انصاف اور ایمانداری سے کام لیتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ جب تک میں حق پر ہوں تم لوگ میرا ساتھ دینا۔ بصورت دیگر! لوگوں نے ہم زبان ہو کر کہا کہ آپؓ بھٹک جائیں گے تو اسی طرح سیدھا کریں گے جس طرح تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔

آپؓ عدل و انصاف کو خلیفہ کا مذہبی اور دینی فریضہ قرار دیتے تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے عدل و انصاف کرنا ہی پیروی رسولؐ اور سنت نبویؐ ہے۔ ان کے دور خلافت میں شاہ و گدا' غریب و امیر سب کے لئے ایک ہی قانون تھا۔ ان کی ہدایات تھیں کہ لوگوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت کے ساتھ پیش آیا جائے تاکہ ان کو محسوس ہو سکے کہ قاضی بھی انہی میں سے ہیں۔ کسی منصب عہدے یا رشتہ کو عدل و انصاف کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہئے۔ اور اس سلسلے میں عمرؓ کا مقام بھی ایک عام آدمی کے برابر ہی ہونا چاہئے۔

آپؓ نے پوری اسلامی سلطنت میں قاضی عدالتیں قائم کر رکھی تھیں جن تک رسائی بہت آسان تھی اور ہر کمزور سے کمزور شخص بھی ان عدالتوں تک با آسانی پہنچ سکتا تھا۔ اور حق حاصل کر سکتا تھا۔ مدعی کے لئے ثبوت پیش کرنا یا قسم اٹھانا ضروری تھا۔ صلح کرنے کی اجازت تھی مگر وہ صلح جس سے حرام حلال اور حلال حرام نہ ہونے پائے۔ فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کی بھی سہولت موجود تھی۔

قاضیوں کو ہدایات جاری فرمائیں کہ مقدمات میں قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کرو' اگر قرآن میں اس کا حل موجود نہ ہو تو حدیث کی جانب رجوع کرو' اور اگر اس میں بھی نہ ہو تو اجماع سے ورنہ اجتہاد سے کام لو۔

منصب داروں کو دنیاوی جاہ و حشم اور دوسری دنیاوی خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے فعال سرگرم محتسب اعلیٰ مقرر کیا گیا تھا جن کا نام محمد بن سلمہؓ تھا۔

قاضیوں پر پابندی عائد کر رکھی تھی کہ وہ لوگوں سے تحفے تحائف اور نذرانے ہرگز قبول نہ کریں اگر غلطی سے کوئی لے لے تو فوراً واپس کرے۔ دینے والا نہ لے تو بیت المال میں جمع کرائے جائیں۔

آپؓ نے عدل و انصاف کے ساتھ ساتھ احتساب کا عمل بھی جاری رکھا ہوا تھا اور بازاروں کا گشت کر کے ناپ تول اور قیمتوں کا خود جائزہ لیا کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی غیر مسلموں کے ساتھ رواداری اور عدل و انصاف کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ آپؓ دوسرے مذاہب ان کے علماء اور عبادت گاہوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ بعض معاملات میں ان کی شہادت کو اولیت بھی دیتے تھے۔ ایک راہب نے خوش ہو کر کہا تھا "آج کل ایک نئی قوم ہماری حاکم بن گئی ہے جو ہم پر ظلم نہیں کرتی انصاف کرتی ہے اور ہمارے گرجا گھروں اور راہب خانوں کی مالی مدد بھی کرتی ہے۔"

عہد فاروقی میں غیر مسلموں کو شخصی قانون کی سہولت بھی حاصل تھی۔ وہ اپنے مقدمات کا فیصلہ شخصی قانون کے تحت کرنے کا حق رکھتے تھے۔ انہیں قاضی کی عدالت میں جانے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔ فاروقی عہد کی یہ سہولت آج کے دور میں کسی غیر مسلم ملک میں مسلمانوں کو نہیں ملتی۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد خلافت میں انصاف کا بول بالا تھا اور عدالتی نظام ان اصولوں پر قائم کیا گیا تھا:

- قاضی کو ہر دو فریقین کے ساتھ یکساں برتاؤ کرنا چاہئے
- ثبوت فراہم کرنے کی ذمہ داری مدعی پر ہو گی
- مدعا علیہ اگر کسی قسم کا ثبوت یا شہادت نہیں دکھا سکتا تو اس سے قسم لی جائے گی۔
- فریقین صلح کر سکتے ہیں' لیکن خلاف قانون جرائم پر صلح کی اجازت نہیں ہو گی۔
- مقدمے پر نظر ثانی کا اختیار قاضی کو حاصل تھا
- مقدمہ مقررہ تاریخ پر ہر حال میں پیش ہونا چاہئے۔
- ہر مسلمان کو شہادت دینے کا حق حاصل تھا۔

آج کل کی مہذب دنیا میں قانون سے استفادہ کرنے کے لئے کورٹ فیس لگانا پڑتی ہے

اور وکلاء کو بھاری فیس دینا پڑتی ہیں جس کی وجہ سے بعض مظلوم انصاف حاصل نہیں کر سکتے اور حق دار اپنے حق سے محروم رہتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے عدالتوں کے لئے اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کرانے کے بجائے مساجد کو ہی عدالتوں کا درجہ دیا تاکہ ہر شخص بلا روک ٹوک اور فیس وغیرہ کے با آسانی انصاف حاصل کر سکے۔

قاضی کو معقول تنخواہ ملتی تھی اور اسے معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل ہوتا تھا۔ البتہ قاضی کو جزوقتی کام اور تجارت وغیرہ کرنے کی اجازت نہ تھی تاکہ وہ دلجمعی سے انصاف کا ترازو تھام سکے۔

قاضی کو یہ تحفظ حاصل تھا کہ اسے بغیر کسی معقول وجہ سے معزول نہیں کیا جاسکتا تھا۔ البتہ قاضی ایسے شخص کو مقرر کیا جاتا جس کے اندر یہ اوصاف موجود ہوں۔ عاقل، بالغ، مرد، آزاد شہری، کردار بے داغ ہو، سماعت اور بصارت میں کمزور نہ ہو۔ اسلامی قوانین سے پوری واقفیت اور آگاہی رکھتا ہو۔ اور وہ صاحب حیثیت اور معزز شخص ہو تاکہ وہ کسی دباؤ میں نہ آئے۔ البتہ اسے بوقت ضرورت ماہرین سے مشورے لینے کا اختیار حاصل تھا۔

عہد فاروقی میں افتاء کا شعبہ قائم کیا گیا تھا جس کی طرف سے مختلف مقامات پر مفتی تعینات کئے گئے تھے جو اسلامی قوانین کے ماہر ہوتے تھے۔ بوقت ضرورت ہر ضرورت مند مفتی کی طرف رجوع کر کے مشورے اور فتویٰ حاصل کیا جاسکتا تھا۔ اس کے لئے نہ تو کوئی فیس ادا کرنا پڑتی تھی اور نہ ہی کوئی معاوضہ ادا کرنا پڑتا تھا۔ مفتی کے تقرر کے لئے خلیفہ کی منظور ضروری ہوتی تھی۔

عدل و انصاف کے نظام کو موثر بنانے کے لئے تفتیشی افسر بھی مقرر کئے گئے تھے جو مختلف علاقوں میں جاکر شکایات سن کر موقع پر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ کوفہ کے گورنر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے خلاف شکایت ملی کہ انہوں نے عام گزرگاہ میں مکان تعمیر کیا ہے جس کی وجہ سے آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہوئی ہے محمد بن سلمہؓ کے مکان گرانے اور گورنر کو معزول کرنے کے احکام جاری کئے۔ مصر کے گورنر کے خلاف شکایت ملی کہ اس نے اپنے گھر کے باہر پہرا بٹھا رکھا ہے جس کے باعث عام آدمی کی گورنر تک رسائی مشکل ہوگئی ہے جب یہ شکایت درست ثابت ہوئی تو گورنر کو مدینہ طلب کر کے اس کی گوشمالی کی گئی عاملین کے خلاف شکایات کے ازالے کے لئے حضرت عمرؓ نے خصوصی کمیشن قائم کر رکھے تھے جو گورنروں اور عاملین کا محاسبہ کرتے تھے تاکہ ان سے عدل و انصاف کے تقاضے صحیح طریقہ سے پورے ہو سکیں۔

خلیفہ وقت بھی قاضی عدالتوں میں پیش ہوئے اور جوابدہ ہونے کے پابند تھے، امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ میں کوئی تنازع پیدا ہوا۔ حضرت ابی بن کعبؓ مقدمہ عدالت میں لے گئے۔ خلیفہ وقت کو عدالت میں طلب کیا گیا تو قاضی زید بن ثابتؓ کی آمد پر قدرے تعظیم دی اس موقع پر آپؓ نے قاضی کو ٹوکا اور فرمایا یہ بھی بے انصافی ہے کہ قاضی نے مجھے تعظیم دی ہے حالانکہ میں ایک ملزم کی حیثیت سے پیش ہوا ہوں چنانچہ آپؓ نے ایک عام مدعا علیہ کی حیثیت سے عدالت میں بیٹھ کر فیصلہ سنا۔ قانون کی نظر میں مساوات کی اس سے بہتر مثال ملنی مشکل ہے۔

عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں آپؓ بے حد سخت اور سنجیدہ تھے اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی معاف نہیں کرتے تھے۔ ایک بار ان کے بیٹے پر شراب پینے کا الزام لگایا گیا۔ جرم ثابت ہونے پر اپنے بیٹے کو بھی معاف نہیں کیا۔ سزا کے دوران جب آپؓ کا بیٹا فوت ہو گیا تو باقی کوڑے انہوں نے اپنے ہاتھ سے مارے۔ دنیا کی تاریخ اس طرح کے عدل و انصاف کی ایک مثال بھی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جبلہ بن الایہام غسانی شام کی ایک چھوٹی سی نومسلم ریاست کا حکمران تھا۔ حج کرنے کے لئے آیا تو اس کے لباس پر کسی غریب شخص کا پاؤں آگیا۔ غسانی نے غصہ میں آکر اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ جس کے جواب میں اس غریب عربی نے بھی اسے تھپڑ مار دیا۔ غسانی نے حضرت عمرؓ سے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اگر میری سلطنت میں کوئی ایسی حرکت کرتا میں اسے پھانسی پر لٹکا دیتا۔ آپؓ نے فرمایا یقیناً" اسلام سے پہلے ایسے ہی بے انصافی کے اصول رائج تھے، لیکن آج اسلام کی موجودگی میں حاکم اور محکوم برابر ہیں اور عدل و انصاف کے قوانین دونوں کے لئے برابر ہیں۔

ایک دفعہ قیصر روم کے سفیر نے آکر پوچھا کہ تمہارے بادشاہ کا محل کہاں ہے، اسے بتایا گیا کہ نہ ہمارے ہاں بادشاہ ہوتا ہے اور نہ اس کا محل ہوتا ہے صرف ایک خلیفہ ہوتا ہے جو عام آدمیوں کی طرح رہتا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ ہمارا خلیفہ سامنے گلی میں مزدور بن کر گارا اٹھا رہا ہے سفیر نے جاکر دیکھا تو آپ کام کے بعد دیوار کے سائے میں اینٹ پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے۔ سفیر نے کہا کیا یہ ہے وہ انسان جس کی ہیبت سے دنیا کے فرمارواؤں کی نیندیں اڑ چکی ہیں۔ کہا اے عمرؓ تو نے عدل و انصاف کیا اور تمہیں گرم ریت پر نیند آگئی، ہمارے بادشاہوں نے ظلم کیا اور انہیں سنگین پہروں میں کمخواب کے بستروں پر بھی نیند نہیں آتی۔

حضرت عمر فاروقؓ وہ خلیفہ رسولؐ ہیں جن کے عدل و انصاف کی کہانیاں فضائے عالم میں چودہ سو سال گزرنے کے باوجود آج تک گونج رہی

باقی صہ ۲۶ پر

تاریخی ڈائری

حافظ محمد سعید اسعد

(قسط نمبر ۲)

خاتم الانبیاؑ اور تبلیغ اسلام کے ابتدائی مراحل

حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ام عبیس رضی اللہ عنہا دونوں کنیزیں تھیں۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ غلام تھے یہ سب اسلام لانے کی پاداش میں ساری زندگی دشمنان دین کے معتوب رہے اور طرح طرح کی تکالیف اٹھائیں۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ پر ان کا چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیتا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ تو قریش انہیں مار مار کر ادھ موا کردیتے یہ تو عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حال تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو مرجع مومنین تھے۔ ان پر بھی عرصہ حیات تنگ کردیا گیا۔ نبیوں کی ذمہ داریاں نہایت نازک ہوتی ہیں۔ قدم قدم پر مشکلات کے پہاڑ اور سنگین رکاوٹوں کی دیواریں آتی ہیں۔ عرش پر ان کی عظمتوں کا غلغلہ بلند ہوتا ہے مگر فرش خاک پر انہیں بے پناہ مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ پہلے دن جب دین مبین کا حامل خدائے بحر و بر کی توحید بیان کرنے کیلئے حرم کعبہ میں گیا تو بتوں کے پجاری خدائے واحد کے پرستار پر ایک بلائے ناگہانی بن کر ٹوٹ پڑے اور ایک ہنگامہ بپا ہوگیا۔

حارث رضی اللہ عنہ ابن ابی ہالہ شور سن کر دوڑے آئے' لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخیاں کررہے تھے۔ انہوں نے یہ قیامت خیز منظر دیکھ کر بیچ بچاؤ کرنا چاہا' مگر ان پر ہر طرف سے تلواریں مینہ کی طرح برسیں اور وہ موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ اسلام کی راہ میں معصوم حارث رضی اللہ عنہ کے خون کے پہلے قطرے ہیں جن سے زمین رنگین ہوئی' ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی نیت باندھے حرم کعبہ میں کھڑے تھے عقبہ ابی معیط نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں چادر ڈال کر اس قدر مروڑا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دم رکنے لگا۔ پھر اس زور سے کھینچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرش پر گرگئے۔ اتفاق سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنکلے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے شر سے بچایا اور مفسدوں سے مخاطب ہوکر فرمایا! کیا تم ایک شخص کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے؟ ایک دن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے ابوجہل کے ایما پر اونٹ کی اوجھڑی لاکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ڈال دی ۔ اس طرح کہ سارا جسم اطہر غلاظت سے آلودہ ہوگیا۔ یہ منظر دیکھ کر مردم آزاد قریش ہنسنے لگے' کسی نے جاکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حال کی خبر کردی پیارے ابا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت زار سن کر بنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگی آئیں۔ کرکے اوپر سے اوجھڑی ہٹائی' غصے میں عقبہ کو برا بھلا کہا اور بہت بددعائیں دیں۔ مشرکوں کے جبر و تشدد کو پورے پانچ برس گزر گئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کی ایک مختصر سی جماعت بنائی اور اسے حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی ہدایت فرمائی۔ ڈر یہ تھا کہ کہیں آتش مزاج قریش یک بیک بھڑک نہ اٹھیں اور سارے مسلمانوں کو ایک ہی دفعہ تہ تیغ نہ کردیں اور دنیا میں کوئی کلمہ گو باقی نہ رہے' چمنستان توحید کے مالی کو صرف یہ فکر دامنگیر تھی کہ ہو نہ ہو توحید کا پودا مکے میں نہیں تو کسی اور ہی جگہ سربلند ہو تاکہ کسی نہ کسی طرح خدا کا نام دنیا میں بلند رہے۔ مہاجرین کی یہ پاک جماعت' جو امیر غریب عورت' مرد سولہ اشخاص پر مشتمل تھی۔ مکے سے ہجرت کرکے حبشہ چلی گئی' نجاشی والی حبشہ مہاجرین کے ساتھ بڑی مروت سے پیش آیا' اس کی انصاف پسندی کی شہرت اور مہاجرین کو بھی کھینچ لے گئی۔ اسلام کے دشمن قریش نے جب دیکھا کہ توحید کا پودا حبشہ میں بڑھنے لگا ہے' تو عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص کی سرکردگی میں ایک سفارت مرتب کی۔ ترغیب و تحریص کے سارے اسباب فراہم کرکے یہ وفد مکے سے روانہ ہوا کہ فرمانروائے حبشہ سے ملکر نہال اسلام کو برومند ہونے سے روکے قریش کے ان سفیروں نے وہاں پہنچ کر پادریوں کے دہان حرص میں تحفوں کا لقمہ ڈال کر انہیں اپنا ہمنوا بنایا اور والئی حبشہ کے دربار میں پہنچے نجاشی سے کہا کہ ہمارے شہر کے چند نادانوں نے ایک نیا مذہب اختراع کیا ہے ہم نے انہیں دیس سے نکال دیا ہے۔ وہ آپ کی پناہ میں آگئے ہیں' یہ آپ کے مذہب نصرانیت کے مخالف ہیں' انہیں آپ ہمارے حوالے کیجئے'

حبشہ کے منصف مزاج حاکم نے یک طرفہ فیصلہ نہ کیا' بلکہ مسلمانوں کو بھی دربار میں طلب کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن طیار جو قادر الکلام اور فصیح البیان جوان تھے' جواب دہی کے لئے اٹھے اور بولے کہ ہم جاہل اور بت پرست تھے' ہم میں ایک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جس نے ہمیں توحید کا سبق دیا' بت پرستی سے روکا' ہمیں سچ بولنا سکھایا' خون ناحق سے ڈرایا' یتیم کا مال کھانے سے ممانعت کی' ہم اس پر ایمان لائے شرک اور کفر کو چھوڑا۔ اب یہ لوگ ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم شرک کی گمراہی میں لوٹ جائیں' نجاشی نے خدا کا کلام سننے کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی تلاوت کی نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ سفرائے قریش کو مخاطب کرکے کہا کہ تم سدھارو' میں مظلوموں کو تمہارے حوالے نہیں کرسکتا' اس ناکامی پر عمرو بن العاص مایوس نہ ہوا' اس نے والئی حبشہ سے کہا یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عقیدت نہیں رکھتے' مہاجرین ڈرے وہ حضرت عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے کے قائل نہ تھے۔ سب کو تردد ہوا کہ مبادا اظہار حق سے پانسہ پلٹ جائے' مگر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن طیار نے عواقب و نتائج سے بے پروا ہوکر کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور رسول ہیں' نجاشی اس جواب سے مطمئن ہوگیا۔ قریش کی سفارت ناکام لوٹی' تو اہل مکہ اپنی نامرادی پر جھلا گئے' سوچا کہ کیا کریں' بالآخر یہ طے پایا کہ عقل سے کام لیا جائے' انہوں نے ایک وفد تیار کیا۔ ابوجہل' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ' ابوسفیان' عاص بن ہشام' ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل جمع ہوکر ابوطالب کے پاس آئے اور دھمکی دی کہ تم بیچ میں سے ہٹ جاؤ' ہم تمہارے بھتیجے سے خود ہی نمٹ لیں گے۔ ابوطالب نے دنیا دیکھی تھی صورت حال کی نزاکت محسوس کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ اپنی تبلیغ سے باز آجائیں۔ پیارے چچا کی یہ بات سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بولے! خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے میں چاند رکھ دیں۔ تو بھی میں اعلائے حق سے باز نہیں آؤں گا۔ یا خدا یہ کام پورا کردے گا یا میں اس کی راہ میں کام آؤں گا۔ بھتیجے کا یہ جواب سن کر ابوطالب نے کہا کہ تم جو چاہے کرو' اب تمہارا کوئی بال بیکا نہیں کرسکتا' جب قریش اپنے اس حربے میں بھی ناکام رہے تو بہت تلملائے' اب انہیں نرمی اختیار کرنے کی سوجھی' وہ ایک خوبصورت نوجوان عمار بن ولید کو ہمراہ لیکر پہنچے اور ابوطالب سے کہا کہ تمہارا بھتیجا ہمارے دین کا مخالف ہے' اسے ہمارے حوالے کردو' اس کے عوض تم یہ خوبصورت نوجوان لے لو' ابوطالب کچی گولیاں نہ کھیلے تھے' وہ قریش کا ارادہ بھانپ گئے اور غصے میں تلملاکر بولے کہ چہ خوب میرے بیٹے کو تم قتل کرو اور تمہارے بیٹے کی میں پرورش کروں؟ قریش پھر بے نیل مرام واپس گئے' غرض تدبیر کے ترکش سے دھمکی اور ترغیب کے سارے تیر ختم ہوچکے تو قریش تحریص کا حربہ آزمانے پر آمادہ ہوگئے' عتبہ بن ربیعہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں ہر طرح کا لالچ دے' عتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کے کی حکومت' سب سے اچھے گھرانے میں حسین دوشیزہ سے شادی اور بے انتہا دولت کی ترغیب دی۔ مگر جن کی نگاہ میں عارضی دنیا کی کوئی حقیقت نہ تھی' انہوں نے وہ اس کی پیشکش ٹھکرادی اور وہ پہلے سے بھی زیادہ تن دہی کے ساتھ اسلام کی اشاعت کرنے لگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں سپاہیانہ لاابالی پن تھا۔ ثوبیہ کا دودھ پی کر پلنے کے سبب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے عمر میں صرف تین برس کا فرق تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد شرک و توحید میں جو ہنگامہ آرائی بپا تھی' وہ اس سے ابھی بے پروا اور بے نیاز تھے' ایک دن ابوجہل نے حسب معمول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخت اذیت دی' ایک باندی جبر اور صبر کا یہ نظارہ دیکھ رہی تھی' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شکار سے لوٹے' تو اس نے ان سے ابوجہل کی گستاخی کا ذکر کیا' بھتیجے کی مصیبت کی داستان سن سن کر چچا کے صبر کا پیمانہ پہلے ہی لبریز ہوچکا تھا' کنیز کے منہ سے یہ واقعہ سن کر بالکل ہی چھلک پڑا' اس وقت ابوجہل حرم کے وسط میں روسائے شہر کے ساتھ دربار لگائے خوش گپیوں میں مشغول تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بپھرے ہوئے شیر کی طرح وہاں پہنچے اور تیر و کمان سنبھال کر اسے للکارا کہ اے ابوجہل! میں مسلمان ہوگیا ہوں ہرچند ابوجہل ہمت کا پتا نہ تھا' مگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے تیور دیکھ کر ڈر گیا' اس کے بعد سے مکے کے چھوٹے چھوٹے لفنگے محتاط ہوگئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اعلان اسلام نے قریش کے سینے میں ناسور ڈال دیا' اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ستائیس برس کے تھے' جوانی کے تقاضے اور تخت گیر طبیعت کی وجہ سے ان کی اسلام دشمنی جنون کی حد تک پہنچی ہوئی تھی' ایک دن تلوار لیکر اٹھے کہ چلو آج چل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کردیں (نعوذ باللہ) نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراز تھے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوچکے تھے' انہیں راہ میں ملے اور انکا ارادہ جان کر بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ پھر کرلینا پہلے بہن بہنوئی کی خبر لو' کیونکہ وہ بھی

اسلام قبول کر چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر آگ بگولا ہو گئے' طوفان کے مانند بہن کے گھر پہنچے' وہ اس وقت با آواز بلند قرآن پڑھ رہی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طیش میں آکر انہیں اتنا مارا کہ وہ لہولہان ہو گئیں' مگر غصے میں صاف کہہ دیا کہ میں اسلام سے ہرگز منہ نہ موڑوں گی' یہ فیصلہ کن جواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدل گئے' انہوں نے بہن سے کلام پاک کی چند آیتیں سنیں اور بے ساختہ ان کی زبان سے کلمہ طیبہ نکل گیا' اسی طرح تلوار ہاتھ میں لئے بہنوئی کے گھر سے نکلے اور ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچے جو کوہ صفا کے دامن میں واقع تھا' ابتداء میں یہی جگہ مومنین کی عبادت گاہ بنی ہوئی تھی۔ حضرت عمر کو شمشیر بکف دیکھا' تو مسلمان سخت پریشان ہوئے' لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بڑے اطمینان سے کہا کہ آنے دو' اگر اچھی نیت سے آیا ہے تو بہتر ورنہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کردوں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آتے ہی بولے کہ ایمان لانے حاضر ہوا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوش مسرت سے نعرہ تکبیر بلند کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہوتے ہی کفار کے دل پر اور بھی ہیبت چھائی اور مسلمان بے روک ٹوک کعبے میں نماز پڑھنے لگے' قریش کے لئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا صدمہ ناقابل برداشت' اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے بہت متوحش ہو گئے' چنانچہ مجلس شوریٰ منعقد کی گئی اور طے پایا کہ جب بنو ہاشم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت سے باز نہیں آتے' تو ان سے ترک موالات کیا جائے' انہوں نے تمام قبائل سے ملکر قطع تعلق کا ایک معاہدہ مرتب کیا تاکہ ہاشمیوں سے روٹی' بیٹی اور لین دین کے تعلقات نہ رکھے جائیں حتیٰ کہ تنگ آکر بنو ہاشم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیلئے حوالے کردیں' ادھر قبائل میں یہ قرارداد منظور ہوئی' ادھر ابوطالب نے خطرہ بھانپا اور تمام خاندان کے ساتھ پہاڑ کے ایک درے میں محصور ہو بیٹھے' یہ درہ بنو ہاشم کا موروثی اور شعیب ابو طالب کے نام سے معروف تھا' محاصرہ انتہائی تکلیف دہ تھا' محصورین پتیاں ابال ابال کر پیتے' چمڑے دھو کر آگ پر بھونتے اور اپنا پیٹ بھرتے۔ دوسرے قبائل میں جو لوگ بنی ہاشم کے قرابتدار تھے۔ ہاشمیوں کی اس بدحالی پر خون جگر پیتے' مگر سرداران قریش کے خوف سے دم نہ مارتے ہشام عامری بنو ہاشم سے قرابت رکھتا تھا۔ ایک دن اس کے دل میں رحم آیا۔ وہ ہاشمیوں کے دوسرے قرابت داروں سے ملا اور انہیں غیرت دلائی کہ تم کھاپی کر مزے اڑاتے ہو اور تمہارے عزیز محصور ہو کر فاقوں سے مر رہے ہیں۔ ہشام کے طعنوں سے ان کی غیرت بھڑک اٹھی' زبیر' مطعم بن عدی' عدی بن قیس' زمعہ بن الاسود اور ابو لبختری بن ہشام حرم میں آئے اور در حرم پر لٹکا ہوا معاہدہ پھاڑ ڈالا' پھر ہتھیار باندھ کر شعیب ابو طالب میں بنو ہاشم کے پاس گئے' غرض یہ تھی کہ گھروں کو چلو' جو شخص تمہارے مزاحم ہوگا' موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس طرح تین برس کے بعد پھر بنو ہاشم اپنے گاؤں میں زندگی بسر کرنے لگے۔ اب نبوت کے دس برس پورے ہو چکے تھے' شعب ابی طالب سے نکلنے کے چند روز بعد تدبیر کے شہسوار محسن اور معاون چچا ابو طالب عمر کی اسی منزلیں طے کر کے سفر دنیا طے کر گئے۔ وہ ٹھنڈا سایہ تھا' ان کی پناہ حصار سے زیادہ محفوظ تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی موت پر بڑے دل گرفتہ ہوئے' ابھی ابو طالب کا کفن میلا نہ ہونے پایا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریک حیات حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنی محبت اور ایمان کا غیر فانی نقش چھوڑ کر دنیا سے رحلت فرما گئیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چشم پرنم خود جنازہ قبر میں اتارا' مسلمانوں کیلئے یہ سال عام الحزن (یعنی غم کا سال) کہلایا ادھر دو رفیقوں نے دنیا سے منہ موڑا ادھر قریش نے پھر آنکھیں بدلیں' مسلمانوں پر نئے سرے سے اکا دکا حملے شروع ہو گئے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی درد سے لذت آشنا جان خدا کی راہ میں لاکھوں مصیبتیں اٹھا کر بھی نہ اکتائی' عمر کی کوتاہی اور ادائے فرض کا خیال پیش نظر تھا۔ اس لئے مکے میں کامیابی کی راہیں مسدود پاکر طائف چلے گئے کہ شاید اسی جگہ نخل توحید پھولے پھلے اور بار آور ہو طائف کے ارباب اثر و اقتدار کا حال دنیا کے عام امراء سے کچھ مختلف نہ تھا' تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غرور نسب کے نشے میں سرشار قریش کی بستی چھوڑ کر خمار دولت سے مدہوش اہل طائف کے پاس تشریف لے گئے زید بن حارث جو رقی غلامی سے آزاد ہو کر محبت کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے' اس جگہ عمیر کا خاندان اوروں میں ممتاز تھا' عبدیالیل' مسعود اور حبیب تینوں بھائی تھے' اس خاندان کے سردار تصور کئے جاتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ان کے پاس ہی پہنچے' اور انہیں سعادت کی راہ بتانے لگے' امراء کی طبیعت بھلا سنجیدہ غور و فکر کی کہاں متحمل ہوتی ہے؟ حضور کا مذاق اڑانے اور بھانت بھانت کی بولیاں بولنے لگے۔

(باقی آئندہ)

مفتی محمد جمیل خان

سولھویں ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں منظور ہونے والی

قراردادیں منعقدہ ۲۔۳ر اکتوبر ۱۹۹۷ء

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی روشنی میں قادیانیوں کو آئین کا پابند بناتے ہوئے ان کو مساجد جیسی عبادت گاہیں بنانے اور اپنے معبد خانوں اور مکانوں میں کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال کرنے سے روکا جائے۔

○ آئین پاکستان کے تحت قادیانیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اقلیتوں کی حیثیت سے مردم شماری میں اپنا نام درج کرائیں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ قادیانیوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرائیں تاکہ ان کی صحیح تعداد کا تعین ہو۔ اور مسلمانوں اور ان کے درمیان امتیاز قائم ہو۔ اس ضمن میں جن قادیانی امیدواروں نے دھوکہ دہی سے مسلمانوں کے نام جعلی طور پر قادیانیوں کی فہرست میں داخل کردیئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور فوری طور پر مسلمانوں کے داخل کردہ ناموں کو اس فہرست سے خارج کیا جائے۔

○ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان حد امتیاز قائم کرنے کیلئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور شناختی کارڈ میں مسلمان، قادیانی، عیسائی، یہودی، ہندو کی تصریح کی جائے تاکہ قادیانی دنیا بھر میں مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکیں اور مسلمان بن کر حرمین شریفین، مکہ ومدینہ میں داخل ہوکر اس کی حرمت کو پامال نہ کرسکیں۔

○ یہ اجلاس مرزا طاہر کے ان بیانات کی مذمت کرتا ہے جو لندن میں بیٹھ کر مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف دے رہے ہیں اور گزشتہ کئی سال سے پاکستان کی تباہی اور بربادی کیلئے بددعاؤں کا اہتمام کررہے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام، پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کرنے کے پاداش میں مرزا طاہر پر مقدمہ چلایا جائے۔

○ یہ اجلاس قادیانیوں کی جانب سے پاکستان میں قادیانیوں پر مظالم کے الزامات کی تردید کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یا مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں پر مظالم کا کوئی ایک ثبوت فراہم کریں، یہ اجلاس انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کے پروپیگنڈہ میں آکر قادیانیوں کی بے جا امداد نہ کریں بلکہ وہ خود تحقیق کریں۔ یہ اجلاس اس ضمن میں حکومت برطانیہ اور مغربی ممالک سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جھوٹے الزامات کی بنیاد پر قادیانیوں کو سیاسی پناہ اور دیگر مراعات نہ دیں۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری سطح پر ان حکومتوں کو قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈوں کے حقائق سے آگاہ کریں۔

○ یہ اجلاس مغربی ممالک اور افریقی ممالک میں قادیانیت، عیسائیت گٹھ جوڑ کے ذریعے مسلمانوں کو ارتدادی سرگرمیوں کا نشانہ بنانے کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ افریقی ممالک خاص طور پر گھانا، سیرالیون، گیمبیا اور دیگر غریب افریقی ممالک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے ان حکومتوں کو قادیانیت کے حقائق سے آگاہ کرنے کیلئے قومی اسمبلی اور پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے فراہم کریں تاکہ غریب ممالک کے مسلمانوں کو گمراہ ہونے سے بچایا جاسکے۔

○ یہ اجلاس کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے خاص کر پی آئی اے، فوج، ٹی وی اور ریڈیو کے اداروں کے اہم عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حساس اداروں میں قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں میں تعینات نہ کیا جائے۔

○ یہ اجلاس موجود حکومت کی جانب سے جمعہ کی تعطیل ختم کرکے اتوار کی تعطیل شروع کرنے کے اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اس کو غیر اسلامی اقدام تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لیتے ہوئے جمعہ کی چھٹی بحال کرکے اتوار کی چھٹی ختم کی جائے۔

○ یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور توہین رسالت سے متعلق قانون واپس لینے کے مطالبہ کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت تصور کرتا ہے اور پاکستان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ یا مغربی ممالک کے دباؤ میں آکر کسی اسلامی حکم کو کسی صورت میں واپس نہ لے اور یہ اجلاس امریکہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے دینی معاملات میں مداخلت کا سلسلہ بند کردے۔

○ یہ اجلاس متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین کی جانب سے قادیانیوں سے متعلق بیان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے الطاف حسین اور متحدہ قومی موومنٹ پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ قادیانیوں کیلئے پاکستان میں کوئی امتیازی قانون نہیں۔ قادیانی پاکستان اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں، متحدہ قومی موومنٹ کو اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف رجوع کرنا چاہئے کہ حقائق ان کے سامنے پیش کئے جاسکیں۔

○ یہ اجلاس پنجاب حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی اداروں کی واپسی کے ضمن میں دیئے گئے قادیانیوں کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ‘ تعلیم الاسلام ربوہ اور دیگر تعلیمی ادارے کے واپسی کا فیصلہ واپس لیکر یہ تعلیمی ادارے سرکاری تحویل میں دے دیئے جائیں یا مسلمانوں کے حوالے کئے جائیں۔

○ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ نواز شریف صاحب اپنے وعدوں کے مطابق فوری طور پر ملک میں مکمل نفاذ شریعت کا عمل نافذ کریں تاکہ پاکستان کا اسلامی تشخص بحال ہو۔

○ یہ اجلاس خواتین مشن کی جانب سے عورتوں کے حقوق کے نام پر غیر اسلامی سفارشات کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس تمام سفارشات کو یکسر مسترد کردیا جائے اور خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر غیر اسلامی اشتہارات بند کرکے خواتین اور خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق اسلامی احکامات‘ اسلامی تہذیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے قوانین ترتیب دیئے جائیں۔

○ یہ اجلاس طالبان تحریک کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے مخالف گروپوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان میں قیام امن اور شرعی حکومت کے قیام کیلئے طالبان تحریک کے ساتھ جنگ بندی کرلیں تاکہ جہاد کے ثمرات دنیا کے سامنے آسکیں۔

○ یہ اجلاس سعودی عرب کی جانب سے قتل میں ملوث دو برطانوی نرسوں کی اسلامی سزا دینے کے اقدام کی تعریف کرتے ہوئے اپنی حمایت کا یقین دلاتا ہے اور برطانیہ اور مغرب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی قوانین کے معاملے میں دوسرے اسلامی ممالک میں مداخلت نہ کریں اور قاتلوں کی حمایت کے بجائے مقتول کی حمایت کریں۔ یہ اجلاس برطانوی اقدامات کو دین میں مداخلت تصور کرتے ہوئے سعودی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ اسلامی احکام کے سلسلے میں کسی دباؤ کو قبول نہ کریں۔

○ یہ اجلاس ملک میں دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے مولانا انیس الرحمن درخواستی رکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اور دیگر علماء کرام کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر دہشت گردی کے روک تھام کیلئے موثر اقدامات کئے جائیں اور مولانا انیس الرحمن درخواستی شہید کے قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

○ یہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قادیانیوں کے خلاف سرگرمیوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے تمام علماء کرام‘ مسلمانان عالم‘ تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کیلئے سیاسی وابستگیوں اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہوکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کریں اور شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی قیادت میں مشترکہ جدوجہد کریں۔

○ یہ اجلاس کشمیر کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عالم اسلام کو ساتھ ملاکر مسلمانان کشمیر کی آزادی کیلئے بھرپور اقدامات کریں اور ہندوستان سے کوئی ایسا معاہدہ نہ کریں جس سے کشمیر کی آزادی کا سودا ہوتا ہے اور کشمیر کا مسئلہ مسلمانان کشمیر کے خواہشات کے مطابق حل کیا جائے۔

○ یہ اجلاس فلسطین میں اسرائیل کی جانب سے مسلمانوں پر مظالم اور ان کی بستیاں ڈھاکر اسرائیلی بستیوں کے قیام کی مذمت کرتا ہے اور اقوام متحدہ اور امریکہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسرائیل کو ان مظالم سے روکے بصورت دیگر تمام اسلامی ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فلسطین کے مسلمانوں کو ظلم سے نجات دلانے کیلئے جہاد کا اعلان کریں۔

○ یہ اجلاس اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے اس اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ جس میں لیبیا اور عراق کے خلاف بائیکاٹ ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا‘ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ لیبیا اور عراق کے خلاف اقتصادی پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

○ یہ اجلاس بوسنیا‘ چیچنیا‘ برما‘ الجزائر اور سوڈان کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان ممالک میں امریکہ‘ عیسائی‘ روسی مداخلت کو بند کرکے اسلامی ممالک کے مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ اپنے ووٹ اور آراء کے مطابق فیصلہ کرنے کی آزادی دی جائے اور ان کے حقوق کی ضمانت دی جائے۔

○ یہ اجلاس حضرت مولانا منظور احمد نعمانی‘ حضرت مولانا انعام الحسن (امیر تبلیغی جماعت)‘ حضرت مولانا اظہار الحسن‘ حضرت مولانا محمد صدیق باندوی‘ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی‘ حضرت مولانا فضل محمد اور حضرت مولانا انیس الرحمن درخواستی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی وفات کو امت مسلمہ کیلئے عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے۔

انسان پر اللہ کا احسان

★ انسان پر اللہ تعالیٰ کا احسان کتنا بڑا ہے کہ اس کو پیدا کرنے سے پہلے زمین اور آسمان اور اس کی راحت کے تمام ساز و سامان پیدا کردیئے۔

اللہ سے توبہ کرو

★ اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کرو‘ توبہ کرو اس سے مایوس نہ ہوں جب تک موت نظر نہ آئے‘ توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔ (خطبات مدنی از صفحہ ۸۷ تا ۹۳‘ عنوان معارف حج)

بقیہ : عدل و انصاف

ہیں‘ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ آپؓ جیسا عادل حکمران کسی قوم کی تاریخ میں موجود نہیں۔ ۲۵ لاکھ مربع میل سلطنت کا فرمانروا‘ پھٹا پرانا لباس پہنے کبھی مسجد کی سیڑھیوں میں اور کبھی دیوار کے سائے میں سویا نظر آتا ہے۔ خوراک ستو اور کھجور ہے پھر بھی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کارندوں کو باریک لباس پہننے‘ چھنا ہوا آٹا کھانے ترکی گھوڑے پر سواری کرنے اور گھروں کے باہر پہرہ دار رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کی شخصیت گوناگوں اوصاف حمیدہ کا حسین و جمیل امتزاج تھی لیکن آپؓ کا خصوصی وصف حضور اکرمؐ سے گہری محبت اور والہانہ عقیدت تھی جو آپؓ کی اتباع کی صورت میں جلوہ گر تھی آپؓ مراد نبی تھے‘ اس لئے آپؓ کو عزت و عظمت ملی اور حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے لیکن میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

شارق رفیق

حزیمہ حشمت کا سانحہ قتل

اسلام آباد میں اسلام کی بیٹیوں کی حفاظت کون کرے گا؟

پچھلے دنوں اخبار میں خبر پڑھنے کا اتفاق ہوا کہ معروف قانون دان جناب حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ کی صاحبزادی حزیمہ حشمت کا پراسرار حالات میں انتقال ہو گیا۔ حشمت حبیب صاحب ایک دردمند مسلمان ہیں' جو اپنی قانونی مہارت کو لادین طبقہ خصوصاً" قادیانیوں کے خلاف پوری تندہی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ یقیناً" ان جیسے انسان کیلئے جواں سال صاحبزادی کی موت کا سانحہ بیحد دردناک ہے۔ جس کالج میں صاحبزادی کا انتقال ہوا اس کی انتظامیہ اس واقعہ کو حادثاتی موت قرار دے رہی ہے' لیکن جن حالات میں اس لڑکی کی موت ہوئی وہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں' اور دکھانے کے اور۔ اس پر مزید تشویش ان خبروں سے ہوتی ہے کہ بعض عناصر اس بظاہر قتل کی تفتیش کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔

تازہ ترین انکشافات کے مطابق اس بہیمانہ واقعہ کی تفتیش کی راہ میں ابلیس قادیان کی ذریت روڑے اٹکا رہی ہے۔ انتظامیہ کے ذمہ داران جو انگریز' انگریزی نبوت' اور اس کی ذریت کے شروع سے کاسہ لیس رہے ہیں' وہ اپنی روش رفتہ پر ثابت قدم ہیں۔

واقعات رفتہ کے مطابق حزیمہ حشمت کا ایم اے کا وائیوا (زبانی امتحان) تھا۔ بعض وجوہات کی وجہ سے یہ امتحان نہ ہو سکا۔ حزیمہ حشمت کی دیگر سہیلیاں اپنے گھروں کو چلی گئی تھیں' لیکن حزیمہ کالج میں موجود تھی۔ جب ان کے بھائی علی انہیں لینے کیلئے کالج میں آئے تو کالج کے چوکیدار نے انہیں یہ کہہ کر داخل نہ ہونے دیا کہ اس وقت کالج میں کوئی لڑکی نہیں ہے۔ بعدازاں اسی کالج کے ایک بیت الخلا سے حزیمہ حشمت کی لاش برآمد ہوئی۔ نیز جس طریقے سے لاش ملی اور جو رویہ کالج اور علاقہ کی انتظامیہ نے اس واقعہ کو دبانے کیلئے اپنایا اس نے صاف طور پر واضح کر دیا کہ یہ موت طبعی نہیں' بلکہ قتل کا کیس ہے۔

حزیمہ حشمت کی موت ایک لڑکی کی موت نہیں ہے' بلکہ ایک پورے خاندان کی موت ہے۔ حوا کی بیٹی کی عزت و شرف کو اقلیم ہفت کی زینت بنانے اور مرد و زن کی مساوات کے نام نہاد علمبرداروں کی پراسرار مجرمانہ خاموشی اس بات کی غماز ہے کہ قادیانی' عیسائی لابی کی شہہ نہ ملنے پر وہ کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتے۔ آج اگر حزیمہ حشمت کی جگہ پاکستان کی قادیانی جماعت کے ترجمان راجہ غالب احمد یا فادر روفن جولیس کی بیٹی کے ساتھ یہ واقعہ رونما ہوا ہوتا تو آسمان کب کا سر پر اٹھایا جا چکا ہوتا' اینمنٹی انٹرنیشنل' ایشیا واچ' ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کی صدائے احتجاج امریکہ و یورپ کے ایوانوں سے گزر کر پاکستان کے ایوان اقتدار میں لرزہ طاری کر چکی ہوتی' عاصمہ جہانگیر اپنے لاؤ لشکر کو ان کے حق میں ہر زاویہ سے استعمال کر چکی ہوتی' احتجاجی مظاہروں' بھوک ہڑتالوں اور جلسے جلوسوں کے ذریعہ پوری اقلیتی قوت ایک مظلوم اکثریت کو دبانے کیلئے اپنا پورا زور صرف کر چکی ہوتی' اور بہت ممکن تھا کہ اب تک اس گھناؤنے واقعہ میں ملوث ملزمان گرفتار بھی کئے جا چکے ہوتے' لیکن افسوس تو اسی بات کا ہے کہ آج اسلام' اسلام آباد میں اپنی بے بسی پر آنسو بہانے پر مجبور ہے۔ ایک غیور مسلمان کی باحیا بیٹی پاکستان کے دارالحکومت میں قتل ہو جاتی ہے' اور کوئی محمد بن قاسم کا جانشین اس پر ہونے والے ظلم کے خلاف تلوار تو کجا آواز تک اٹھانے والا نہیں ہوتا۔

کیا اسی لئے پاکستان بنایا گیا تھا کہ پہلے تو مسلمان بیٹیاں قیام پاکستان کیلئے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کریں' اور پھر جب حکمرانان پاکستان اس ملک کی گولڈن جوبلی منا چکیں تو اس گولڈن جوبلی کے موقع پر پھر وہی پچاس سال پہلے والی تاریخ دہرائی جائے؟ پاکستان' عالم اسلام کی ایک بظاہر نمائندہ مملکت کے قلب اسلام آباد میں اسلام کی بیٹی شہید کی جائے' اور حکمرانوں کے کانوں پر جوں بھی نہ رینگے؟ کیا قانون صرف مرزا قادیانی کی ذریت اور اس فرقہ باطلہ کی بیٹیوں کے تحفظ کیلئے حرکت میں آتا ہے؟ کیا ساری کی ساری انتظامیہ داہر وقت کی گود میں جا بیٹھی ہے؟ کیا اس مظلوم مسلمان بیٹی کی مدد کیلئے دی جانے والی صدائے بے نوا کو کوئی محمد بن قاسم ثانی سن رہا ہے؟

○

مولانا مطیع اللہ کی رحلت

۲ ستمبر ۱۹۹۷ء مطابق ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ بروز ہفتہ ایک بجے دوپہر مکتبہ فیصل کے مالک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نور پور نورنگا ضلع بہاول پور کے نائب صدر جواں سال عالم دین مولانا محمد مطیع اللہؒ دو ماہ بیمار رہنے کے بعد رحلت فرمائے عالم آخرت ہوئے۔ موصوف ذی استعداد عالم دین' ملنسار' مخلص اور دین کا درد رکھتے تھے' اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم کارکن تھے' علاقہ بھر میں ان کا علمی خاندان اور ان کی خدمات کو سراہا جاتا ہے۔ موصوف کے والد مولانا محمد عطاء اللہ عالم دین ہیں جبکہ ان کے دادا فاضل دیوبند تھے' اسی خاندانی وجاہت نجابت کا ثمر تھا کہ مرحوم اپنے ذاتی کتب خانہ اور تدریسی زندگی کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے زندگی بھر رات دن کوشاں رہے۔ مولانا کی وفات سے ان کے گھر والوں خصوصاً" والد ماجد جناب مولانا محمد عطاء اللہ صاحب اور دوسرے پسماندگان سے ادارہ تعزیت کرتا ہے اور اس غم میں مولانا کے پسماندگان کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔

○

REGD. NO. SS-160

عالمِ اسلام کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ثبوت حاضر ہیں!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عزائم پر مبنی عکسی شہادتیں

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

ہوشربا انکشافات

حیرت انگیز معلومات

یہ ایک ایسی تاریخی و تحقیقی کتاب ہے

- جو قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں اور گستاخیوں کے مستند دستاویزی ثبوت لیے ہوئے ہے۔
- جسے دس سال کی شبانہ روز انتھک محنت کے بعد مکمل کیا گیا ہے
- جس میں قادیانی کتب اور اخبارات و رسائل کے 50 ہزار سے زائد صفحات کھنگالنے کے بعد قادیانیوں کے مذموم عقائد و عزائم کے تحریری ثبوت یکجا کر دیے گئے ہیں۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنے عقائد کی پختی اور بھیانک تصویر دیکھ کر راہ ہدایت پا سکتا ہے۔
- جو سادہ لوح مسلمانوں کو فتنۂ ارتداد سے بچانے کے لیے ایک مؤثر ہتھیار ثابت ہو سکتی ہے۔
- جس کا مطالعہ علماء، خطباء، وکلاء، اساتذہ اور طلباء کو فتنۂ قادیانیت کے خلاف مضبوط دلائل اور ٹھوس معلومات کا ذخیرہ فراہم کرے گا۔
- جسے قادیانیت کے خلاف ہر عدالتی مقدمہ، بحث اور مناظرہ میں مستند حوالے کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔
- جسے تمام مکاتیب فکر کے جید علماء کرام اور نامور اہل علم و دانش کی خواہش اور سرپرستی میں تیار کیا گیا۔

سنسنی خیز واقعات

سارے راز بے نقاب

ناقابلِ تردید حقائق

بند کتابوں کی کھلی کہانی

قادیانیت پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

ہر گھر اور لائبریری کی ضرورت

دیباچہ نگار حضرت خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان • حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نائب امیر • حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ • حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ایڈیٹر ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل • جناب جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری سپریم کورٹ آف پاکستان • جناب مجید نظامی چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت • ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل حمید گل سابق سربراہ آئی ایس آئی • پروفیسر محمد سلیم مدیر سرراہے روزنامہ نوائے وقت:

کمپیوٹر کتابت • بہترین کاغذ • دیدہ زیب طباعت • مضبوط جلد • جدید ڈیزائننگ • چار رنگا انتہائی خوبصورت ٹائیٹل • صفحات: 864
قیمت/ 300 روپے • جماعتی کارکنوں کے لیے خصوصی رعایت "قیمت صرف 200 روپے مع 20 روپے ڈاک خرچ (ترسیل بذریعہ منی آرڈر، وی پی ہرگز نہ ہوگی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان ☎ 514122

مکتبہ تعمیرِ انسانیت اردو بازار لاہور
فون 7237500